دبستانِ چریاکوٹ سے وابستہ علما و مشائخ کے عقائد و معمولات کی چشم کشا سرگزشت

علماے چریاکوٹ

افکار و نظریات کے آئینے میں

تالیف و تحقیق

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

ناشر

نوجوانانِ اہلِ سنت و جماعت

قصبہ چریاکوٹ ضلع مئو، یوپی

نعمانی بک ڈپو

مچھلی منڈی، پاٹھے کٹرہ
چریاکوٹ، مئو، یوپی (انڈیا)

زیر ترتیب 'تذکرۂ علماے چریاکوٹ' کا ایک عبرت انگیز، اور چشم کشا باب
دبستانِ چریاکوٹ سے وابستہ علما و مشایخ کے عقائد و معمولات کی سرگزشت

علماے چریاکوٹ

[افکار و نظریات کے آئینے میں]

-: **تالیف و تحقیق** :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

{دو باتیں}

'تذکرۂ علماے چریاکوٹ' قریباً تکمیل کے مرحلے میں ہے۔ کوئی دن جاتا ہے کہ بس مقدمے کی آخری سطریں سپرد قرطاس کر کے کتاب پریس کے حوالے ہو جائے گی؛ لیکن دِقت یہ ہے کہ آئے دن کچھ نہ کچھ نئی دریافتیں اور حیرت انگیز اِنکشافات کتاب کو تکمیل آشنا نہیں ہونے دے رہے ہیں۔ اور چونکہ بار بار تو یہ کام ہونا نہیں؛ اس لیے ہم بھی ان کو فیض اَزل کی کرشمہ گری سمجھ کر بس سمیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ تادمِ تحریر کتاب پونے سات سو (675) صفحات تک پھیل چکی ہے۔ خدا معلوم ابھی اور کیا کچھ ہمیں اِس میں شامل کرنا پڑے گا۔

میں اِسے تائید ایزدی کے سوا اور کیا نام دوں کہ ماضی قریب کے تذکرہ نگاروں نے علماے ہند خصوصاً علماے اعظم گڑھ کا اپنی جامع کتب میں جو گوشوارہ پیش کیا ہے، ان میں علماے چریاکوٹ کی مجموعی تعداد بتیس سے متجاوز نہیں؛ لیکن۔ بحمدہٖ تعالیٰ۔ ہماری تحقیق و تجسس اس تعداد کو کھینچ کر ایک سو (100) سے بھی آگے لے گئی ہے؛ علاوہ بریں تین سو سے زیادہ ایسے علما و مشائخِ چریاکوٹ کے اَسما درج کتاب ہیں جن کی بابت کتبِ تاریخ و تذکرہ بالکل مہر بہ لب ہیں۔

جب تحقیقی سفر اس طرح جاری ہے، تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کتاب کب تک منظر عام پر آئے گی؛ لیکن اَحباب مصر ہیں کہ اس کی طباعت و اِشاعت کا بہر صورت جلد اہتمام ہونا چاہیے؛ اس لیے میں نے سوچا، بہتر ہوگا کہ کتاب کے بعض اہم اَبواب کو کتابچے کی شکل میں شائع کر دیا جائے؛ تاکہ اَحباب کے اِصرار کا بھی کسی حد تک بھرم رہ جائے اور ہمارے تحقیقی منہج سے بھی دنیاے علم عموماً اور موجودہ علما و عوامِ چریاکوٹ خصوصاً آشنا ہو جائیں۔ تو لیجیے حاضر ہے 'تذکرۂ علماے چریاکوٹ' کا ایک تابندہ باب!، ورق اُلٹیے، اس کے شاہدِ معنی سے محظوظ ہوئیے اور غیر جانب داریت کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کیجیے۔ -خدا لمحہ لمحہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز چہارشنبہ ۱۴ر محرم ۱۴۳۷ھ......۲۸ر اکتوبر ۲۰۱۵ء۔ قاضی ٹولہ (پچھم محلّہ) چریاکوٹ، مئو، یوپی

اَفکار علماے چریاکوٹ

تاریخی شواہد گواہ ہیں کہ برصغیر ہندو پاک میں نامور علمی خانوادے اور خانقاہی نظام صدیوں سے سوادِ اعظم اہل سنت کے علما و مشایخ کے رہین منت رہے ہیں۔ یہاں ہمیشہ سے حال وقال کے زمزمے بھی الاپے جاتے رہے، اور معمولاتِ اہل سنت بھی علیٰ رؤس الاشہاد اَدا کیے جاتے رہے۔

یوں ہی جیسے یہاں فروغِ سنت وسنیت کے لیے ہمہ جہت اِقدام ہوتے رہے اسی طرح فکر واِعتقاد کو صیقل کر کے یہاں سے ہر دور میں قوم ومعاشرہ کو نفع بخش اَفراد بھی فراہم کیے جاتے رہے؛ لیکن پھر کیا ہوا کہ جس طرح زندگی کے دیگر شعبے زوال واِنحطاط سے دوچار ہوئے، خانقاہی نظام اور علمی خانوادے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے -الا ماشاء اللہ-

کچھ ایسی ہی دردناک کہانی اور قابل افسوس داستان خانوادۂ عباسیہ چریاکوٹ کی بھی ہے۔ یہاں کے اَکابر ومشاہیر عباسیان؛ ہمیشہ سے سوادِ اعظم اہل سنت کے عظیم دھارے سے نہ صرف جڑے رہے بلکہ فروغِ اہل سنت وجماعت میں اپنا عالمانہ اور قائدانہ کردار بھی اَدا کرتے رہے، (حقائق آگے آتے ہیں)۔

لیکن شومیِ قسمت کہ آج اسی خانوادے سے کچھ ایسے اَصحابِ علم ہویدا ہورہے ہیں جن کا ڈانڈا فکر واِعتقاد میں اُن کے خیر اَسلاف سے ملائے نہیں ملتا؛ اور مسلکی اِعتبار سے یہ اُن سے بہت دور بالکل الگ تھلگ کھڑے دکھائی دیتے ہیں؛ مگر چونکہ ان کا اسی

خانوادے سے ہونے کا دعویٰ ہے؛ اس لیے اب عوام کے ذہن میں یہ شوشہ ڈالنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے کہ جن بدیسی عقائد ونظریات کے ہم حامل وعامل ہیں، ہمارے اَسلافِ چریاکوٹ بھی اُنھیں معتقدات پر قائم تھے۔ گویا وہی بات ہوئی کہ

ع : خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں

میں چاہوں گا کہ میری یہ فکروتحریر اُن جملہ نوجوان علماے اہل سنت کے لیے عموماً اور علماوعوامِ چریاکوٹ کے لیے خصوصاً ایک تحریک اور پیمانہ ثابت ہو جو اپنے سینے میں قوم وملت کا حقیقی درد، اور اس کی عظمت رفتہ کی بازیابی کے لیے سرفروشانہ عزم رکھتے ہیں' اُٹھیں، اور ایسی قدیم خانقاہوں اور علمی خانوادوں کے آثار وباقیات کی تحقیق وتحلیل کریں جن پر ہمارے تغافل وتکاسل کی دبیز تہیں جمی ہوئی ہیں۔

اب وقت آ گیا ہے کہ اُمت مسلمہ کے حقیقی وارث اُٹھیں اور حکمت ومصلحت کے اَسلحے سے لیس ہوکر مقابر صالحین کو ڈھانے والوں اور بزرگوں کی ہڈیاں چبانے والوں سے ہوشیار ہوں؛ تاکہ روحانیت کو زندگی ملے اور بزرگوں کی روحوں کو کسی طرح کا کوئی گزند نہ پہنچے۔ اس مجاہدانہ عمل میں قدم بقدم خدا کی رحمتیں ہمارے شامل حال ہوں، اور اس زہرہ گداز کام کی ہمیں توفیق خیر ملے۔ آمین یارب العالمین۔

اِس باب میں میری یہی اوّلین کوشش ہے کہ علماے چریاکوٹ کے صحیح معتقدات اور شفاف نظریات کا ایک اِجمالی خاکہ آپ کے سامنے رکھ دوں؛ تاکہ حقیقت کا سورج خط نصف النہار پر آجائے اور حقائق پر پردہ ڈالنے والے سارے اندھیرے اپنی موت آپ مرجائیں. وما توفیقی إلا باللّٰہ علیہ توکلت وإلیہ اُنیب .

قارئین باتمکین! آپ یقیناً اس حقیقت سے آشنا ہوں گے کہ 'چریاکوٹ' کئی صدیوں تک بڑی درخشندہ علمی روایات کا امین رہا ہے۔ اور اس کے دامن سے فضل وکمال کی بہت سی ناقابل فراموش داستانیں وابستہ ہیں۔ اَمر واقعہ یہ ہے کہ 'چریاکوٹ' شمالی ہند کا وہ

سعادت نصیب خطہ ہے جسے کوئی چھ سات صدیوں تک مسلسل پرورشِ لوح وقلم اور شعور و آگہی کی زلفیں سنوارنے کا اِعزاز وشرف حاصل رہا ہے۔صدیوں تک یہاں کی فضائیں قال اللہ وقال الرسول کے سرمدی نغموں سے معمور رہی ہیں۔

اس کے سپوتوں نے فکروفن اور علم وہنر کی ہر شاخ پر اپنا آشیانہ بنایا۔نقد ونظر کی دم توڑتی قدروں کا معیار بڑھایا، اور اپنی تحقیق و دریافت سے علم وسائنس کے دامن کو مالا مال کر دیا۔اس کے جیالوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے فضل وکمال کے وہ مہ وخورشید اُجالے کہ جن کی خیرات سے صدیوں کے نصیب درخشاں اور نور بداماں رہے۔

اہل علم اچھی طرح واقف ہیں کہ آٹھویں اور نوی صدی ہجری کا دور دیگر اَدوار کے مقابلے میں بڑا تاریخ ساز اور عہد آفریں رہا ہے۔اس عہد میں علم وکمال کی خوب ترویج وترقی ہوئی،فکروفن نے خوب اُٹھان لی،تصنیف وتالیف بکثرت وجود میں آئیں اور اَدب وثقافت کے مظاہر وجلوے خوب خوب دیکھنے کو ملے۔اس دور کے محاسن ومفاخر میں علامہ ابن رجب حنبلی، ابن جزری، ابن اثیر، ابوالفدا ء، علامہ سعد الدین تفتا زانی، میر سید شریف علامہ جرجانی،مولانا جلال الدین محلّی، علامہ جلال الدین سیوطی، امام زیلعی اور صدرالشریعہ جیسے محدث،مفسر،نحوی،فلسفی اور فقیہ ومتکلم، نیز ابن بطوطہ اور ابن خلدون جیسے سیاح ومورخ کو مشتے نمونہ اَز خروارے پیش کیا جاسکتا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ یہ توانھیں عباقرۂ روزگار اور یگانۂ دہر شخصیتوں کی علمی ودینی،فکری واَدبی اور تحریری واِشاعتی کوششوں کا نتیجہ ہے جو آج ہماری لائبریریاں گونا گوں علوم وفنون کے شہ پاروں سے بھری ہوئی ہیں، اور ہمارے ہر علمی و دینی کام کے لیے خشت اوّل کا درجہ رکھتی ہیں۔

علوم وفنون کی ترویج وترقی میں ان علما ومحققین کی اپنی ذاتی دلچسپی اور ان کی علمی وقلمی کاوشوں کا تو بڑا دخل تھا ہی، معاصرِ اِسلامی حکومتوں نے بھی علم وہنر کے اُٹھان میں بڑا

مثبت اور وقیع کردار اَدا کیا تھا۔ من جملہ دیگر سلاطین کے سلطان محمد شاہ تغلق کی علم نوازی و معارف پروری اور پھر اس کے بعد فیروز شاہ تغلق کی رعایا پروری اور علما نوازی اس باب میں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتی۔

حضرت مخدوم چریاکوٹی (م۸۲۲ھ) کو علومِ معقول ومنقول کی ترویج واشاعت کے لیے جو عہد دیا گیا تھا وہ وہی عہد تھا جس میں ہندوستان کے طول وعرض میں مندرجہ ذیل مشاہیر علما وعرفا اور مشائخ ومخادیم اپنے اپنے علوم ظاہری وباطنی کے جلوے بکھیرنے میں ہمہ تن مصروف عمل تھے۔

- کچھوچھہ شریف میں میر سید اشرف جہاں گیر مخدوم سمنانی (م۸۰۸ھ)
- بہار شریف میں مخدوم شیخ شرف الدین یحیٰی منیری (م۸۲۷ھ)
- ممبئ میں شیخ فقیہ مخدوم علاء الدین علی مہائمی (م۸۳۵ھ)
- بیجاپور میں شیخ احمد مخدوم بزرگ جنیدی (م۸۳۳ھ)
- بیجاپور میں شیخ الاسلام مخدوم شیخ سراج (م۸۹۰ھ)
- دولت آباد میں مخدوم شیخ زین الدین داؤد حسین چشتی شیرازی (م۸۱۳ھ)
- دولت آباد میں قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م۸۴۰ھ)
- دہلی میں خواجہ شیخ کمال الدین علامہ چشتی (م۷۵۶ھ)
- بھروچ گجرات میں سید شرف الدین مشہدی (م۸۰۸ھ)
- پیران پٹن گجرات میں شیخ سراج الدین فاروقی حسینی (م۸۱۷ھ)
- کالپی میں خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی شیخ احمد تھانیسری (م۸۲۰ھ)
- گلبرگہ میں خواجہ سید بندہ نواز گیسو دراز حسینی (م۸۲۵ھ)
- برہان پور میں شیخ نظام الدین برہان پوری (م۸۳۴ھ)

- بارہ بنکی میں خواجہ شاہ احمد عبدالحق ردولوی (م ۸۳۶ھ)
- مکن پور میں شیخ بدیع الدین زندہ شاہ مدار (م ۸۴۰ھ)
- احمد آباد میں گنج بخش شیخ احمد کھٹو مغربی (م ۸۴۵ھ)
- احمد آباد میں قطب عالم شاہ برہان الدین بٹوہ (م ۸۴۵ھ)

یہ اُن مشاہیر علما و مخادیم ہند کی طویل فہرست میں سے چندے اسماے گرامی ہیں جن کی علم نوازی، معارف پروری اور فیض رسانی نے ہندوستان کے چپے چپے کی تقدیر کو سنوار دیا تھا۔ اسی عہد سعادت مہد میں حضرت مخدوم زادہ اِسماعیل حسن عباسی چریاکوٹی نے بھی علم وکمال کی ایک جوت جگائی، جس نے کئی صدیوں کے مقدر کو تابناک بنائے رکھا۔ وہ علماے چریاکوٹ کے مورثِ اعلیٰ بھی ہیں اور دبستانِ چریاکوٹ کے بنیادگزار بھی۔

تاریخی شواہد گواہ ہیں کہ خاص مخدوم اسماعیل عباسی چریاکوٹی کی نسل سے چھ صدیوں تک ایسے ایسے واصلانِ حق، مشاہیر عرفا، شہسوارانِ تصوف وحقیقت اور علوم معقول ومنقول کے ماہرین ومتبحرین اور اَساتذۂ روزگار پیدا ہوئے جن کی دھمک بلا مبالغہ ہندستان کے طول وعرض میں محسوس کی گئی۔ اَفراد سازی اور نسل اَفروزی کے حوالے سے مخدوم چریاکوٹی کا یہ وہ اکلوتا کارنامہ ہے جو مذکورہ بزرگوں کے درمیان انھیں ایک ممتاز مقام عطا کرتا اور ایک اِنفرادی حیثیت بخشتا ہے۔

الغرض! سینکڑوں جید علما وفضلا اور نامور صوفیہ ومشائخ، چریاکوٹ کی مٹی سے اُٹھے، اور اپنے اپنے وقتوں میں فضل وکمال کا آفتاب وماہتاب بن کر زمانے کو مستفیض کرتے ہوئے جوارِ رحمت الٰہی میں آرام فرما ہوگئے۔ ظاہر ہے اس مختصر سے کتابچے میں ان میں سے ہر ایک کے عقائد ونظریات کو اِنفرادی طور پر تفصیل کے ساتھ اگر بیان کیا جائے تو شاید اس کے لیے کئی بڑے دفتر درکار رہوں گے؛ اس لیے سردست صرف مشاہیر علماے چریاکوٹ

کے اَفکار ومعتقدات کے ذکر پر ہی اِکتفا کیا جاتا ہے۔(تفصیل وتحقیق کے لیے قریباً سات سوصفحات پرمشتمل زیرترتیب کتاب 'تذکرۂ علماے چریاکوٹ' کی آمد کا اِنتظار کریں)

تاریخی شواہد وبراہین کی روشنی میں یہ بات بلاخوفِ لومۃ لائم کہی جاسکتی ہے کہ دبستانِ چریاکوٹ سے وابستہ علما وفضلا ہمیشہ سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کے عظیم دھارے سے نہ صرف منسلک رہے بلکہ زمانے کو اس سلسلہ زرّیں سے جوڑنے کی تاحیات سعی مشکور بھی فرماتے رہے۔ بقول رفیقِ مولانا احمد مکرّم عباسی' شیخ قاضی علی حسین عباسی چریاکوٹی :

'میرے آباؤ اَجداد مذہب اہل سنت والجماعت کے پیرو نامعلوم زمانے سے رہے ہیں'۔(۱)

یہی وجہ ہے کہ صدیاں بیت جانے کے باوصف چریاکوٹ کے عوام آج بھی عقائد ومعمولاتِ اہل سنت پر پامردی اوردلجمعی کے ساتھ قائم ودائم ہیں۔ گویا علما ومشائخ چریاکوٹ نے انھیں جو عقیدہ ومسلک سکھایا بتایا، وہ صدیوں سے اسے اپنے سینہ ودل سے لگائے چلے آرہے ہیں۔اور آج بھی وہ-الحمدللہ-سنی صحیح العقیدہ ہی ہیں۔

یہاں کے علما وفضلا نے ہردور میں گمراہ فرقوں کا تعاقب کیا اور اسے بیخ وبن سے اُکھاڑنے کی سعی مشکور فرمائی۔ وہابیت، نیچریت، غیرمقلدیت، اور شیعیت وغیرہ کی تردید میں یہاں کے علما ومشائخ کے کارنامے آب زرّیں سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ یہاں کے دو ایک متاخرین فضلا' مدرسہ دیوبند کی سندیں رکھتے ہیں؛ لیکن اس کے باوجود ان کے عقائد ونظریات متقدمین علماے چریاکوٹ سے بال برابر بھی منحرف نہیں، اور وہ اسی سوادِ اعظم کے شجر سایہ دار سے پیوستہ نظر آتے ہیں۔

---

(۱) دم چار یار، از شیخ علی حسین چریاکوٹی، عرضِ مصنف:۲۔مطبوعہ صدیقی پریس بنارس۔ ۱۹۰۶ء

اس ذیل میں گزشتہ صدی کے نامور عالم ربانی، اور رئیس چریاکوٹ ڈپٹی نذیر احمد عباسی کے برادر گرامی مفتی ظہور الدین عباسی چریاکوٹی کے صاحب زادے مولانا محمد صدیق عباسی چریاکوٹی کو بطورِ خاص پیش کیا جاسکتا ہے۔

انھوں نے والد گرامی کی میلا د و قیام کے ثبوت میں لکھی گئی مایۂ ناز کتاب 'سبل السلام فی إثبات المولد و القیام' کا مدلل و مبسوط تکملہ لکھا اور خوب دادِ تحقیق دی، جسے پڑھنے کے بعد شمس العلماء مولانا محمد امین عباسی صاحب جیسے بالغ نظر نقاد و ادیب بھی عش عش کر اُٹھے اور داد و تحسین سے نوازے بغیر نہ رہ سکے۔(۱)

شیعیت کی تردید و تذلیل میں علماے چریاکوٹ نے بطورِ خاص کتابیں بھی لکھیں، اور ایسی کہ اہل تشیع کے دانت کھٹے ہو جائیں۔ انھوں نے میدانِ مباحثہ بھی گرم کیا اور مناظرہ و مجادلے تک کیے۔ اس سلسلے میں مولانا عطا رسول عباسی چریاکوٹی، مولانا علی عباس چریاکوٹی، اور مولانا حافظ محمد مصطفیٰ عباسی چریاکوٹی کے اسماے گرامی خصوصیت کے ساتھ پیش کیے جاسکتے ہیں۔

چنانچہ صاحب 'دم چار یار' شیخ علی حسین عباسی چریاکوٹی نے اس سلسلے میں کچھ حقائق و شواہد پیش کیے ہیں جن کا یہاں اجمالاً ذکر کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں :

> مولوی محمد یوسف شیعہ اور حافظ محمد مصطفیٰ چریاکوٹی سے مناظرہ ہوا۔ مولوی یوسف نے دعویٰ کیا کہ ہمارے بارہ اماموں کو علم غیب حاصل تھا، وہ علوم اولین و آخرین سب جانتے تھے۔ حافظ صاحب نے جواب دیا: اگر یہ صحیح ہو تو خود تمھیں کو سخت مشکل پیش آئے گی؛ کیوں کہ امام حسین علیہ السلام جب مدینہ منورہ سے شام کی طرف بغرض جنگ چلے تو آیا اُن کو اپنے مارے جانے کا علم غیب تھا یا

(۱) تفصیل و تحقیق کے لیے دیکھیے، سبل السلام فی اثبات المولد و القیام، مصنفہ: مفتی ظہور الدین عباسی چریاکوٹی: صفحہ ۳۷۔ ملت پریس اعظم گڑھ۔

نہیں، اگر نہیں تھا تو تمھارا دعویٰ غلط اور اگر اپنے مارے جانے کا اُن کو علم تھا تو شہادت ثابت نہ ہوگی؛ کیوں کہ جان بوجھ کر انھوں نے اپنے کو ہلاکت میں ڈالا جو تمام تر فریقین کے خلاف ہے۔(۱)

پھر مولانا علی عباس چریاکوٹی کے عہد شباب کی ذہانت وطباعی کا ایک دلچسپ واقعہ نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ۱۲۵۳ھ میں علامہ علی عباس چریاکوٹی رحمہ اللہ کا گزر لکھنو میں ہوا۔ انھیں ایام میں مولوی امین اللہ بن مولانا اکبر فرنگی محلّی کا اِنتقال ہوا تھا۔

شیعوں نے بغض کی راہ سے 'مٹی خراب' مولوی مرحوم کی وفات کا مادۂ تاریخ ڈھونڈ نکالا اور اس پر خوب مضحکے اُڑائے۔ ایک مجلس میں علامہ علی عباس چریاکوٹی اور مولانا حامد حسین مجتہد شیعہ اکٹھا ہوئے۔ اثناے گفتگو میں مولوی امین اللہ مرحوم کی وفات کا ذکر آیا تو مجتہد صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ آپ نے سنا نہیں، اُن کی وفات کا کیا اچھا مادۂ تاریخ 'مٹی خراب' (۱۲۵۳ھ) ہاتھ آیا ہے۔

یہ سن کر علامہ علی عباس چریاکوٹی نے جواب دیا کہ وہ تو ٹھیک ہے؛ لیکن آپ لوگوں کی عقل جو اُلٹی ہے؛ اس لیے عبارت بھی اُلٹی سمجھ میں آئی۔ ارے حضرت! وہ مٹی خراب نہیں ہے بلکہ مَاتَ بِخَیْرٍ (۱۲۵۳ھ) عربی جملہ ہے۔

مولوی مرحوم کے اس بدیہی اور سرعت اِنتقالِ ذہنی پر کل حاضرین دنگ ہوگئے۔ یعنی آپ کی بات میں لطیف نکتہ یہ تھا کہ مٹی خراب اور مات بخیر میں حروف بالکل برابر اور یکساں ہیں، صرف اُلٹ پھیر کا فرق ہے۔(۲)

---

(۱) دم چار یار، از شیخ علی حسین چریاکوٹی: ۲۹۔ مطبوعہ صدیقی پریس بنارس۔

(۲) دم چار یار، از: شیخ علی حسین چریاکوٹی: ۳۰۔ مطبوعہ صدیقی پریس، بنارس۔

اس حوالے سے مولانا عطا رسول عباسی چریا کوٹی کا ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے:

ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ ماہ محرم جاڑے کے ایام میں پڑا۔ اور مولانا عطا رسول نواب تاج الدین حسین خان کمبوہ شیعہ کے یہاں چوں کہ ناظم ریاست تھے؛ اس لیے نواب بلحاظ مروّت یہ گوارا نہیں کرتا تھا کہ قاضی ممدوح مجلس شہداے کربلا سے غیر حاضر رہیں؛ چونکہ اس سے قبل قاضی صاحب کو کسی مجلس ماتم میں شریک ہونے کا اِتفاق نہیں ہوا؛ اس لیے آپ مجلس عزا کے رسم وآداب سے قطعاً ناواقف تھے، چنانچہ قاضی موصوف سرخ رنگ کا دوشالہ اُوڑھ کر مجلس میں تشریف لے آئے۔

نواب صاحب تو کچھ نہ بولے؛ مگر اُن کے مقربین میں سے ایک منہ لگے مصاحب نے قاضی موصوف سے خطاب کرکے کہا: واہ صاحب واہ! آپ جیسا متین وعقلمند آدمی شہداے کربلا کی مجلس ماتم میں شاہدانِ طناز کا سرخ لباس پہن کر رونق افروز ہو؟ اور ایسے غم کے موسم میں اور سید الشہداء کے ماتم کی مجلس میں آپ رنگین لباس پہن کر آئے ہیں۔

قاضی موصوف نے عذر کیا اور فوراً جواب دیا: قطع نظر اس کے کہ ہمارے مذہب میں یہود ونصاریٰ کی طرح رنج وخوشی کے اِظہار میں رنگ وبو کو مطلق دخل نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ میں ابھی مرتبہ خانی کو نہیں پہنچا، اور نہ یہاں مرثیہ خوانی کے لیے آیا ہوں، اور پھر میرے پاس نوابی کا لباس بھی نہیں ہے، صرف یہی ایک دوشالہ ہے جس کو ہر فصل اور مجلس میں استعمال کرتا رہتا ہوں......۔

اس جواب پر معترض صاحب بجائے اس کے کہ چپ ہوجاتے برافروختہ ہوکر کہنے لگے: ہاں ہاں اب تو قاضی وپاجی کا زمانہ ہے، کیوں نہ کہو گے؟۔

قاضی صاحب نے جواب دیا: بے شک اگر جناب کا اِرشاد جھوٹ نہیں تو اللہ کا شکر ہے کہ ہم آپ دونوں فروغ پر ہیں؛ کیوں کہ میں تو قاضی ہی ہوں۔ نواب صاحب یہ لطیفہ سن کر بے ساختہ ہنس پڑے، اور مصاحب کو ڈانٹ پلائی۔(۱)

یوں ہی چڑیا کوٹ کی سب سے مشہور و معروف شخصیت فخر الادباء علامہ فاروق احمد عباسی چڑیا کوٹی (م ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) ہیں، جن کی وجہ سے چڑیا کوٹ شہرۂ آفاق ہوا اور دیار و اَمصار میں اس کی شہرت و عظمت کا پھریرا لہرایا۔ ان کے فکر و عقیدہ کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ علامہ موصوف نے میلاد و فاتحہ وغیرہ کے تعلق سے مولانا حافظ عبد السمیع بیدلؔ سہارن پوری کی لکھی ہوئی ایک جاندار اور لاجواب کتاب 'انوارِ ساطعہ دربیانِ مولود و فاتحہ' پر ایک زوردار تفصیلی تقریظ رقم فرما کر اُس کے مندرجات سے اپنی کلی موافقت کا اِظہار فرمایا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ کتاب علامہ موصوف کے عقائد و معمولات سے کچھ مختلف ہوتی تو وہ بھلا اس پر تقریظ ہی کیوں لکھتے!، اور اگر کتاب کے بعض مباحث و مسائل سے علامہ کو کوئی اِختلاف ہوتا تو وہ یقیناً برملا اسے بیان فرما دیتے۔

آج بھی علمی دنیا میں یہ بات مروّج ہے کہ بہت سے تقریظ نگار جب کتاب کے کسی مسئلے سے متفق نہیں ہوتے تو بلا تکلف اُسے لکھ کر اس سے اپنی عدم موافقت کا اظہار کر دیتے ہیں، اور پھر مصنف اسے یوں ہی باقی رکھ کر طبع کرا دیتا ہے، اِس علمی اَمانت میں خیانت کا اسے کوئی حق نہیں ہوتا۔ تو پھر علامہ فاروق تو علامہ فاروق تھے، اگر اس کتاب کے کسی مسئلے سے انھیں اِختلاف ہوتا تو وہ بلا خوفِ لومۃ لائم ضرور اُسے ضبط تحریر میں لاتے۔ چڑیا کوٹی علماے اہل سنت کا ہر دور میں یہ خاصہ رہا ہے کہ انھوں نے کبھی کسی معاملے میں کسی مداہنت سے کام نہیں لیا، جسے سچ جانا اسے سچ کہا اور جھوٹ کو ہمیشہ جھوٹ بتایا۔

---

(۱) عباسیانِ چڑیا کوٹ، قلمی: ۴۳ تا ۴۴ ...... دم چاریار، از شیخ علی حسین چڑیا کوٹی: ۲۸۔

کتاب 'انوارِ ساطعہ' میں کیا ہے؟ یہاں اس کے مباحث کی مختصر سی جھلک پیش کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا: میلاد النبی ﷺ اور صلوٰۃ وسلام کے لیے قیام کا ثبوت...... کھانا اور شیرینی پر فاتحہ، نیز تیجہ، چالیسواں، اور برسی وغیرہ کا ثبوت......مخالفین میلاد کے اعتراضات کا جواب...... بدعت کی سیر حاصل بحث......عرس کا جواز......قبر شریف پر دست بستہ کھڑا ہونا...... اَنبیا واَولیا کی روحوں کا چلنا پھرنا اور تصرف کرنا......حضور ﷺ کو بہ عطاے الٰہی غیب کا علم ہونا......قبورِ مشائخ وعلما پر قبے بنانا......اور ندائے یارسول اللہ کا جواز وغیرہ۔

یہ اور اس طرح کی بہت سی دوسری علمی اور معتقداتی بحثیں قریباً آٹھ سو صفحات پر اس میں پھیلی ہوئی ہیں۔ راقم الحروف کی تسہیل وتخریج کے ساتھ یہ کتاب ہندو پاک کے کئی معروف مکتبوں سے بار بار چھپ چکی ہے، اور آج مارکیٹ میں بآسانی دستیاب بھی ہے۔ آپ اس کا مطالعہ کرتے جائیں اور سمجھتے جائیں کہ معمولات وعقائد اہل سنت وجماعت کے تعلق سے یہی علماے چڑیا کوٹ بالخصوص مولانا محمد فاروق عباسی چڑیا کوٹی کے معتقدات ومعمولات بھی رہے ہیں۔

اس کے علاوہ وہابیوں، سلفیوں اور غیر مقلدوں کے رد میں علامہ محمد منصور علی مراد آبادی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء) کی تصنیف کردہ جلیل القدر کتاب 'فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین' - جو آج تک غیر مقلدوں کے لیے کھلا چیلنج ہے اور جس کا جواب کئی دہائیوں سے اُن کے سروں پر قرض ہے- اس کا ضمیمہ علامہ مولانا عبدالعلی آسی مدراسی علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) نے 'تنبیہ الوہابیین' کے نام سے لکھا ہے، اس پر بھی بہت سے علما ومشائخ کے ساتھ مولانا محمد فاروق عباسی چڑیا کوٹی نے ایک بڑی ہی جاندار اور فکر انگیز تقریظ رقم فرمائی ہے۔(۱)

(۱) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیے، فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین کے ذیل میں 'تنبیہ الوہابیین' ص: ۵۳۴۔ مطبوعہ، دار العلوم علیمیہ، جمداشاہی، یوپی۔ انڈیا

یہ پوری کتاب غیر مقلدوں، سلفیوں اور وہابیوں کے عقائد و اَفکار کے رد و اِبطال میں لکھی ہے، جس پر مبسوط تقریظ لکھ کر مولانا فاروق نے گویا وہابیہ وسلفیہ کے نظریات ومعتقدات کی تردیداوراس کتاب کے مشمولات سے کلی موافقت کا اِظہار فرمادیا ہے۔

مجھے معتبر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مولانا محمد فاروق صاحب کے ندوۃ العلماء سے نکلنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ میلا دخوان تھے، جہاں بھی رہے بزمِ میلا دمنعقد کرتے رہے، اورعظمت ورفعت رسولِ مقبول ﷺ کا پھریرا بلند کرتے رہے۔ چنانچہ ندوہ میں بھی وہ میلاد کیا کرتے تھے؛ مگر ندوہ کے اَربابِ حل وعقد کو یہ بات پسند نہ آئی اورانھوں نے مولانا کو اس سے باز رکھنا چاہا، تو مولانا نے انھیں دوٹوک جواب دیتے ہوئے ندوہ کو چھوڑنا تو گوارا کرلیا؛ مگر میلادِ پاک چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔

ایسااس لیے تھا کہ آپ نے مزاج' صوفیانہ پایا تھا، اورطبیعت پرتصوف کا غلبہ تھا، نیز اہل تصوف سے آپ کے مراسم وتعلقات بھی بہت گہرے تھے، دیارِمشرق کے معروف صوفی بزرگ، اقلیم روحانیت کے تاجور، عالم عامل، صوفی کامل عارف باللہ مولانا محمد عبدالعلیم آسی غازی پوری (۱۳۳۵ھ)...... قدوۃ العاشقین، فخر العارفین شاہ جہانگیر مولانا محمد عبدالحیٔ چاٹگامی (۱۳۳۹ھ)......عمدۃ المحققین، نبراس المتصوفین، علامہ سید شاہ شہود الحق چشتی اَصدقی (۱۳۳۱ھ)...... اور زبدۃ العارفین، شیخ المشایخ، علامہ شاہ حفیظ الدین لطیفی (۱۳۳۳ھ) نہ صرف آپ کے معاصرین میں ہیں بلکہ آپ کے دائرۂ اَحباب اور حلقہ یاراں میں بھی شامل تھے۔ ان لوگوں میں معاصرت کے ساتھ حسن رفاقت بھی قائم تھی، اورمرتے دم تک باقی رہی۔(۱)

اور پھرایسا کیوں نہ ہوتا کہ مولانا فاروق ایک طرف تو چراغِ ربانی مولانا کامل نعمانی ولید پوری (م۱۳۲۲ھ) سے شرف مصاہرت (رشتۂ دامادی) رکھتے تھے، جواپنے وقت

(۱) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیے، سہ ماہی جامِ شہود، بہارشریف۔ بابت اپریل تاجون ۲۰۱۱ء۔

میں تصوف وروحانیت کی اَتھارٹی اور علومِ ظاہری و باطنی کا مُنتہاے کمال تصور کیے جاتے تھے، اور دوسری طرف خود آپ کے مورثِ اعلیٰ ابوالجلال مولانا قاضی مخدوم اِسماعیل حسن عباسی علیہ الرحمہ [بقولِ مولوی اِحسان اللہ عباسی چڑیاکوٹی ثم گورکھ پوری] شیخ المشائخ خواجہ نصیر الدین محمود چراغِ دہلوی علیہ الرحمہ کے ساتھ سلسلہ ارادت وخلافت میں بندھے ہوئے تھے۔(۱) تو ظاہر ہے کہ ایسا قران السعدین جس کا خمیر ہی تصوف ومعرفت پر اُٹھا ہو، اگر تصوف وروحانیت کے فروغ وتوسیع میں اپنا موروثی ومصاہرتی ومنصبی فریضہ سرانجام دے تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے!۔مزید برآں حافظ شاہ ابواسحٰق بھیروی کی **۳۰** سالہ صحبت نے آپ کے اندر تصوف ومعرفت کے اَسرار ورموز کوٹ کوٹ کر بھر دیے تھے، یوں ہی آپ کی اولاد میں بھی اس کا جلوہ خوب خوب نمایاں رہا۔

اہل اللہ کی مجلسوں میں بیٹھنا اور ان کی خدا بھاتی باتیں سننا آپ کے نشاطِ قلب وروح کا باعث تو تھا ہی، بساطِ تصوف سے لپٹے ہوئے بعض مشاغل بھی آپ کی دلچسپیوں کا خصوصی عنوان تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ سماع (قوالی) آپ کی روح کی غذا تھی، اور آپ اس سے محظوظ ہوتے تھے۔فنِ موسیقی میں درجۂ امامت پر فائز تھے۔

کہتے ہیں کہ علما وعرفاے حق' سماع کے زینے سے بہت سے مقامات طے کر جاتے ہیں؛ مگر آپ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر سماع بالمزامیر کے بھی قائل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب فخر العارفین علامہ عبدالحئی چاٹگامی علیہ الرحمہ نے مزامیر کے ساتھ سماع کے جواز پر شہرۂ آفاق کتاب '**تحقیق المضاییر في سماع المزامیر**' لکھی تو دیگر بہت سے علماو محققین کی آرا وتصدیقات کے ساتھ مولانا فاروق چڑیاکوٹی کی معرکۃ الآرا اور اَدبی نزاکتوں سے مرصع تقریظ بھی اس کتاب کا حصہ بنی۔(۲)

---

(۱) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیں، تاریخ الاسلام، از احسان اللہ عباسی: ص۵۴۴۔

(۲) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیے: تحقیق المضاییر فی سماع المزامیر: ۱۷۔

اور میرا تو وجدان کہتا ہے کہ مولانا نے دارالعلم چریاکوٹ کی تاریخی سرزمین کو اپنی آخری آرام گاہ بنانے کی بجائے دھاواں شریف کے ایک غیر ذی زرع علاقے میں ایک ولی کے قدموں تلے جو اپنی دائمی قیام گاہ بنانے کی وصیت کی تو شاید اس کا ایک باعث یہ بھی رہا ہو کہ وہاں ہر وقت سماع کا سماں بندھا ہوتا ہے اور مولانا کی روح کی تسکین اسی میں ہو کہ اہل اللہ کے قدموں میں پڑا رہوں اور روح ہر وقت سماع کی لذتوں سے شادکام ہوتی رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہی نہیں، آپ کے صاحبزادے شمس العلماء علامہ محمد امین عباسی چریاکوٹی (پروفیسر شعبہ عربی ڈھاکہ یونیورسٹی بنگلہ دیش) (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) بھی تاحیات اِحترام وعقیدت کی وارفتگی کے ساتھ میلاد وقیام کیا کرتے تھے۔ جناب احسان اللہ عباسی چریاکوٹی ثم گورکھ پوری کے پوتے جناب ارمان اللہ عباسی نے (جو ابھی باحیات ہیں) اپنے دولت کدے پر ایک نجی گفتگو کے دوران مجھے بتایا کہ مولانا محمد امین عباسی چریاکوٹی جہاں بھی رہے بزم میلاد میں شرکت کو اپنے لیے سرمایۂ افتخار سمجھتے رہے؛ حتیٰ کہ ڈھاکہ یونیورسٹی بنگلہ دیش میں بھی آپ کے یہ معمولات کم نہ ہوئے اور پروفیسری کے دنوں میں بھی ذوق وشوق کے ساتھ محافل میلاد منعقد کرتے اور ان میں شرکت کا بھرپور اہتمام کیا کرتے تھے۔

اس کی تائید وتوثیق میں مفتی ظہورالدین عباسی چریاکوٹی کا رسالہ '**سبل السلام فی إثبات المولد و القیام**' کو پیش کیا جاسکتا ہے، جس میں انھوں نے محفل میلاد کے منعقد کرنے اور مروّجہ صلوٰۃ وسلام کے کھڑے ہوکر پڑھنے کے جواز پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس کتاب کی تصدیق کرنے والوں میں جہاں بہت سے جید علماے اعلام اور مفتیانِ ذوی الاحتشام شامل ہیں وہیں شمس العلماء مولانا محمد امین عباسی چریاکوٹی بن مولانا محمد فاروق عباسی چریاکوٹی (اور مولوی اویس میاں عباسی چریاکوٹی) بھی شامل ہیں۔(۱)

---

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے، سبل السلام فی اثبات المولد والقیام: صفحہ ۳۷۔ ملت پریس اعظم گڑھ

لہٰذا اگر مولانا کے بیٹوں میں یا خانوادۂ عباسیہ میں کوئی میلا دو قیام وغیرہ کا قائل نہیں یا معمولاتِ اہل سنت اسے ایک نظر نہیں بھاتے تو وہ اپنے عقائد ونظریات پر نظر ثانی کی زحمت کرے، مستند علماے چڑیا کوٹ-الحمدللہ-صدیوں سے نہ صرف معمولات اہل سنت کے قائل وعامل رہے ہیں بلکہ عوام چڑیا کوٹ کواس راہ پر لگا کر بھی گئے ہیں۔ جو آج بھی اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے مسلک وعقیدہ پر پابندی کے ساتھ گامزن وکاربند ہیں۔

یہ دیکھیں آپ کے دوسرے ہونہار بیٹے سیف الاسلام مولانا یٰسین عباسی چڑیا کوٹی (م۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء) ہیں، جو غیر منقسم ہندوستان کی تاریخ کی سب سے بڑی کانفرنس، جس کی سطوت وشوکت کا نظارہ چشم فلک نے شاید کبھی نہ دیکھا ہو، اور شاید کبھی نہ دیکھ سکے-یعنی ’آل انڈیا سنی کانفرنس‘ کی نظامت کے فرائض اَنجام دے رہے ہیں، جس میں اکابر علماے اہل سنت کے ساتھ بڑی کثرت سے اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، محدث بریلوی (م۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے خلفا وتلامذہ رونق اسٹیج تھے، اور کانفرنس کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے میں اپنا بنیادی کردار اَدا کر رہے تھے۔

اس کانفرنس کے اصل محرک وروحِ رواں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی (۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء)، اور [مولانا یٰسین عباسی کے پیرومرشد] سنوسیِ ہند، امیر ملت، شیخ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء) علیہما الرحمہ تھے۔ اور اس کانفرنس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ معمولاتِ اہل سنت کا فروغ ہو نیز مسلمانانِ ہند کے اِیمان وعقیدہ کو بدعقیدگی کی بادِسموم سے بچایا جا سکے۔

چنانچہ اس تعلق سے صاحب حیاتِ مخدوم العلماء نے بڑے پتے کی بات لکھی ہے کہ ’آل انڈیا سنی کانفرنس کی رکنیت کے لیے اہل سنت ہونے کی شرط لگائی گئی تھی تو ساتھ ہی ’سنیت‘ کی تعریف وپہچان بھی مقرر کر دی گئی؛ چنانچہ حجۃ الاسلام، صدر الافاضل حضرت

(مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی) نے سنی کی پہچان کے متعلق تحریر فرمایا :

'سنی وہ ہے جو ما أنا علیہ و أصحابی پر اِعتقاد رکھتا ہو، اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور بحرالعلوم فرنگی محلّی کا ماننے والا ہو، زمانۂ حال کے علما میں حضرت مولانا شاہ اِرشاد حسین صاحب رام پوری، حضرت مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی، اور (اعلیٰ) حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا معتقد ہو'۔(۱)

یہی نہیں جامعہ فاروقیہ بنارس میں ایک تاریخ ساز عظیم الشان اِجلاس ہوا جس میں عمائدین واکابرین قوم وملت شریک ہوئے اور عوام وخواصِ اہلسنّت کو امام احمد رضا محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ کے نظریۂ حق وصداقت اور حسام الحرمین کے فکر و اِعتقاد کے مطابق زندگی گزارنے کا ریزولوشن پاس ہوا تو اس کی تصدیق وتائید کرنے والے علما میں مولانا یٰسین عباسی چریاکوٹی بھی تھے۔ انجمن اِشاعۃ الحق بنارس کے ریکارڈ میں جن مشائخ کرام کی دستخطی تائیدات موجود ہیں ان میں سے ایک عمدۃ المقررین، قدوۃ الفلسفیین حضرت مولانا مولوی محمد یٰسین صاحب چریاکوٹی بھی ہیں۔(۲)

یوں ہی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی قائم کردہ 'جماعت رضاے مصطفیٰ' جس کی شاخیں ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی تھیں، مرادآباد میں اس کی ایک شاخ 'انجمن اہل سنت' کے نام سے بھی قائم تھی، جہاں سے دین وسنیت کے تحفظ وتوسیع کا مختلف حیثیتوں سے متعدد محاذوں پر کام ہو رہا تھا۔ اس انجمن کے صدر الصدور علامہ صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اور ناظم الامور مولانا یٰسین عباسی چریاکوٹی تھے۔(۳)

---

(۱) حیات مخدوم الاولیاء، از: مولانا محمود احمد قادری رفاقتی: ۳۱۵۔ سون برسا، مظفر پور، بہار۔ ۱۴۲۱ھ

(۲) تفصیل کے لیے دیکھیں: مخدومِ بنارس، از مولانا عبدالمجتبیٰ صدیقی رضوی: ص ۱۳۔

(۳) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیے، ہفتہ واری اخبار 'الفقیہ' امرتسر: ۲۱ فروری، ۱۹۱۷ء۔ ص: ٦ تا ۷۔

یوں ہی ہندستان کی چوٹی کی کانفرنسوں میں مولانا یٰسین' اسلامیانِ ہند کے اِیمان وعقیدہ کو گھنی چھاؤں عطا کرتے اور انھیں کفروشرک کی بادِ سموم سے بچاتے نظر آتے ہیں۔

ہفتہ وار' الفقیہ' امرتسر جو اُس دور کا سب سے مقبول اور اکلوتا اَخبار تصور کیا جاتا تھا اور غیر منقسم ہندوستان کے اَحناف سنیوں کا سب سے بڑا علمی وفکری آرگن تھا، جس میں مشاہیر اہل سنت اور اکابرین ملت کے اَفکار واِفادات شائع ہوتے رہتے تھے اور بد مذہبوں خصوصاً وہابیہ، شیعہ، سلفیہ، نیچری، غیر مقلدین، اہلحدیث، اور اہل قرآن (چکڑالوی) وغیرہ کی ڈھنکے کی چوٹ پر بلا جھجک تردید کی جاتی تھی، مولانا یٰسین عباسی نہ صرف اس کے معزز قارئین میں سے تھے بلکہ اس کی تشجیع وتوسیع اور ترویج واِشاعت میں ہمہ دم کوشاں بھی رہتے تھے۔ ساتھ ہی بدعقیدگی وفکری آوارگی کی ترجمانی کرنے والے اَخبارات ورسائل کی روک تھام کرنے میں بھی اپنا قائدانہ کردار اَدا کرتے تھے۔ (تفصیل وتحقیق الفقیہ امرتسر نیز تذکرۂ علماے چریاکوٹ میں دیکھی جاسکتی ہے)

آپ کے تیسرے صاحبزادے ابوالمعانی مولانا محمد مبین کیفیؔ چریاکوٹی (م ۱۳۷۶ھ /۱۹۵۶ء) بھی اس میدان میں اَسلافِ اُمت، اپنے والدگرامی اور برادرانِ نامی کے شانہ بشانہ نظر آتے ہیں۔ آپ کے دیوان' میکدۂ کیفیؔ' میں ایسے بہت سے اَشعار ہیں جن سے عقائدحقہ اور معمولاتِ اہل سنت کی بھرپور ترجمانی ہوتی ہے۔ تصوف وروحانیت - جسے اِس دور میں بعض مذہبی اِنتہاپسندفرقوں کی جانب سے شجرممنوعہ قرار دیا جانے لگا ہے- ان اَساطین چریاکوٹ کی گھٹیوں میں پڑی ہوئی تھی۔ اور زندگی کے کسی موڑ پر یہ اس سے دامن کش دکھائی نہیں دیتے بلکہ اپنی ہر کامیابی اور سرخروئی کو بزرگوں کے قدموں کی برکت اور ان کی دہلیز مزار کو قرار دیتے ہیں۔

دبستانِ چریاکوٹ نے جس طرح علومِ ظاہری کے فروغ میں اپنا ذمہ دارانہ کردار

اَدا کیا ہے، یوں ہی علومِ باطنی یعنی تصوف ومعرفت کی ترویج وتوسیع میں بھی اس کی مخلصانہ کوششیں اہلِ علم پر مہرِ نیمروز کی مانند آشکار ہیں۔ عالی مرتبت جناب حافظ علی حسن صاحب 'میکدۂ کیفی' کے مقدمے میں اس حقیقت کو بے غبار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :

'سحبان الہند حضرت علامہ کیفی چریاکوٹی کا خاندان اور ذات جس طرح فضل وکمال کا آفتاب مشہور ہے اسی طرح ملک تصوف وطریقت کی تاجداری بھی اس خاندان کا طرۂ امتیاز ہے۔ جس طرح ملک کا گوشہ گوشہ علماے چریاکوٹ کے فیوض وبرکات سے مالامال ہے، اسی طرح برکاتِ تصوف سے بھی منور ودرخشاں ہے............ ۔ گویا مولانا کیفی کے خاندانِ طریقت وشریعت کے دو سمندروں نے براعظم ہندستان کو گھیر لیا ہے'۔(۱)

علامہ کیفی نے تاجدارِ ولید پور، شہنشاہِ کلیر، سلطانِ کچھوچھہ مقدسہ، اور اجمیر و والی اجمیر خواجہ غریب نواز علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہ کی شان ہاے عظمت نشان میں بہت سی اچھوتی ودل چھوتی منقبتیں رقم کی ہیں، جنھیں اَعراس کے موقعوں پر دھوم دھام سے پڑھا اور عقیدت کے کانوں سنا جاتا تھا۔ 'میکدۂ کیفی' کے مرتب حافظ علی حسن کے بقول :

'آستانۂ ولید پور کے علاوہ اجمیر شریف، کلیر شریف اور دوسرے مشہور عرسوں کی محفل سماع میں مولانا موصوف کا کلام (ہندی، فارسی، اردو) کیف وجذبات کی مئے دو آتشہ بنتا رہتا ہے۔ شائقین کی حالت یہ تھی کہ اگر کہیں کسی سے کوئی مصرع یا شعر سن لیتے تھے تو بے تاب ہوکر صفحۂ دل پر نقش کرلیا کرتے تھے'۔(۲)

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیے، میکدۂ کیفی، حافظ علی حسن، مقدمہ، ا، ب، ج، شانتی پریس، الٰہ آباد۔ ۱۹۲۹ء
(۲) میکدۂ کیفی، حافظ علی حسن، مقدمہ، س۔ مطبوعہ شانتی پریس، الٰہ آباد۔ ۱۹۲۹ء

'میکدۂ کیفی' میں اجمیر مقدس کی عظمت ورفعت شان کے حوالے سے لکھی ہوئی مولانا کی ایک نظم کے چند اَشعار ملاحظہ کرتے چلیں۔

کہہ رہی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی یہ ہوا اجمیر کی
کشت دل پر ہے برسنے کو گھٹا اجمیر کی

نور آنکھوں کا ہوا جاتا ہے گنبد پر نثار
ملتی جلتی ہے مدینے سے فضا اجمیر کی

آفتابِ لطف ہے حاجت رواے خاص وعام
ہر طرف موتی لٹاتی ہے ضیا اجمیر کی

اور حضرت خواجہ غریب نواز کی شان میں کہی گئی منقبت کے دوشعر بھی دیکھیں۔

طیبہ ذرا دکھا دو بندہ نواز خواجہ
موسیٰ مجھے بنا دو بندہ نواز خواجہ

جو غم ہے دل میں اس سے اب جان پر بنی ہے
اس دردکی دوا دو بندہ نواز خواجہ

سر دست ہم نے اپنے دعوے کو آشناے دلیل کرنے کی غرض سے محض ایک منقبت کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، تفصیل کے لیے مولانا کے دواوین وکلیات ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔ بہرحال! اس سے مولانا کی خوش اِعتقادی، کیفیت باطنی اور بزرگوں کے تئیں آپ کی محبت واِحترام کا گوشہ بالکل بے غبار ہوکر سامنے آگیا ہے؛ لہٰذا اگر آج مولانا کے خاندانِ عباسیہ سے ہونے کا دعویٰ کرنے والے بعض خشک لوگوں کو یہ سب باتیں شرک وبدعت نظر آتی ہوں اور تصوف ومعرفت سے اللہ واسطے کا بیر ہو تو خدا را وہ اپنے نوپید نظریے پر نظر ثانی کی زحمت فرما کر 'پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ' کے مصداق بنیں، بدنامیِ آباواَجداد کے مرتکب نہ ہوں۔ اور اللہ ہی توفیق ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔

قصیدۂ بُردہ شریف جسے ہر دور میں اکابرین واَساطین اہل سنت نے حرزِ جاں بنایا اور اپنے معمولات میں شامل رکھا، اور جس کی قراءت وسماعت ڈھیروں برکات کا موجب رہی ہے اور اُمت میں صدیوں سے ذوق وشوق سے پڑھا اور سنا جاتا رہا ہے، اب سعودی علما اور اُن کے ایجنٹوں نے نہ صرف اسے ناجائز وحرام قرار دیا ہے، بلکہ سعودی کے کتب خانوں سے بھی اسے ہمیشہ کے لیے نکال باہر کیا ہے، اُس قصیدہ بردہ کے اَشعار کا اِستعمال علامہ عنایت رسول عباسی چریاکوٹی (م۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب 'بشریٰ' میں کثرت سے کیا ہے۔

علاوہ بریں اِستغاثے کا یہ شعر بھی ہر دوسرے تیسرے صفحے پر مولانا فرطِ عقیدت اور وفورِ جذباتِ محبت میں رولتے نظر آتے ہیں ؎

علیک سلام اللّٰہ یا أکرم الوریٰ
ومن ھو في الدارین للخلق شافعٌ☆

یوں ہی مولانا مفتی ظہور الدین احمد عباسی چریاکوٹی نے بھی میلاد وقیام کے تعلق سے کیے گئے ایک سوال کے جواب میں 'سبل السلام فی المولد والقیام' نامی پوری ایک کتاب ہی لکھ دی ہے۔ اور اس میں متقدمین علما وفقہا کی عبارتوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ میلاد النبی منانا اور اس کے لیے قیام تعظیمی کرنا نہ صرف جائز بلکہ کارِثواب ہے۔

میرا وجدان کہتا ہے کہ اگر مفتی ظہور الدین عباسی چریاکوٹی کا یہ مسلک وموقف نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی میلاد وقیام کے جواز کا فتویٰ نہ دیتے، خاموش رہ جاتے یا اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دے ڈالتے!۔

☆ بشریٰ، از مولانا عنایت رسول عباسی چریاکوٹی، مطبوعہ شروانی پریس، علی گڑھ۔

کیا بعض کج طبع علما اور انگریز دوست ملاؤں نے میلاد کو ناجائز و بدعت نہیں لکھ مارا ہے؟؛ مگر چونکہ یہ مولانا کی خاندانی روایت اور تاریخی تسلسل کے خلاف تھا؛ اس لیے میلاد وقیام کے جواز کا فتویٰ دے کر انھوں نے مکین گنبد خضرا ﷺ کی رضا جوئی نیز خود کو اسی 'شجر سایہ دار' سے جوڑے رکھنے کی سعی مشکور کی ہے۔

اسی طرح خطے کے نامور عالم و فاضل مولانا نجم الدین عباسی چریاکوٹی (م ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۹۰ء) نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت وعظمت پر مشتمل ایک شاندار منظوم کتاب 'خمسہ محمدیہ' کے نام سے تصنیف کی، جو نول کشور لکھنؤ سے ۱۸۷۱ء/ ۱۲۸۸ھ میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر بھی آچکی ہے۔ اس کتاب کی سطر سطر سے مولانا کی خوش اعتقادی عیاں ہے، اور عیاں را چہ بیاں!۔(۱)

اور پھر مولانا محمد محسن عباسی چریاکوٹی (م ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء) کی خوش عقیدگی اور عشق نبوی میں شیفتگی و وارفتگی کا کیا کہنا!۔ وہ نہ صرف نعت گو شاعر تھے، بلکہ فروغِ نعت کے لیے اُنھوں نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ وقف کررکھا تھا۔ ذاتِ مصطفوی سے فقط عشق ومحبت کا دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ عملی طور پر وہ ہر سال جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑے تزک واِحتشام کے ساتھ اعلیٰ پیمانے پر اِنعقاد کیا کرتے تھے۔ اور حاضرین کو جہاں شیرینی بانٹتے تھے، وہیں اپنے مطبوعہ نعتیہ کلام سے بھی نوازتے۔

ابھی حال ہی میں مولانا کے پوتے جناب عامر عباسی گورکھ پوری سے ایک نجی ملاقات کے دوران مولانا کا جہازی سائز کا قلمی دیوان دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بلا مبالغہ اس میں سینکڑوں مناقب وقصائد (پچاسوں اَشعار پر مشتمل) حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی،

☆ تفصیل کے لیے دیکھیے، خمسہ محمدیہ، مولوی نجم الدین عباسی چریاکوٹی، مطبوعہ منشی نول کشور، لکھنؤ۔

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، چراغِ ربانی مولانا کامل نعمانی ولید پوری وغیرہم کی حیاتِ تاباں وخدماتِ فراواں پر بکھرے ہوئے نظر آئے، جن میں کثرت سے بزرگوں اور اہل اللہ سے توسل و اِستغاثے کے اَشعار نظم کیے گئے ہیں۔

نیز یہ کہ فتاویٰ عالم گیری جو نہ صرف حنفی فقہ وفتاویٰ کا عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا اور رہتی دنیا تک یاد رکھا جانے والا ایک مبسوط فقہی شاہکار ہے بلکہ یہ ہمارے عقاید ونظریات اور معمولاتِ اہل سنت کو مدلل ومبرہن کر کے رکھ دینے والا ایک نا قابل فراموش قاموس بھی ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس کی ترتیب وتدوین میں دیگر بہت سے جید وممتاز علما وفقہا کے ساتھ چڑیاکوٹ کی سرزمین سے اُٹھنے والے ایک مفتی وفقیہ ملا محمد حامد عباسی چڑیاکوٹی بھی شامل تھے۔ اس مجموعہ فتاویٰ میں عقائد ومعمولاتِ اہل سنت کو بڑے دوٹوک انداز میں بیان کیا گیا ہے، اور ایسی بہت سی چیزیں جسے آج بعض کم علم اپنی خودساختہ شریعت کی وجہ سے شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں، اس میں انھیں روح اِسلام اور عین اَدب بتایا گیا ہے۔ اس سے بھی یہاں کے علما ومشائخ کی راست فکری اور صالح الاعتقادی کا اندازہ ہوتا ہے۔

یوں ہی چڑیاکوٹ کے اُجڑتے ہوئے دور کے آخری عالم ربانی علامہ احمد مکرم عباسی (م۱۳۷۱ھ) نے ایک اِستغاثاتی منقبت لکھی ہے، جس میں یوسف کنعاں علیہ السلام کے علاوہ پیرانِ پیر دستگیر خسرِ وجیلاں حضرت شیخ عبدالقادر بغدادی علیہ الرحمہ سے مدد طلب کی ہے اس سے یہ اندازہ کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ وہ اہل اللہ اور اولیاے کرام سے توسل و اِستمداد کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس پر عامل بھی، اِستغاثے کے ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

ناوِ اُمیدِ مکرّم بہ تباہی اُفتاد ☆ غوثِ پیراں مددے خسرِوجیلاں مددے

یعنی اَحمد مکرّم کی اُمید وآس کی کشتی تباہی و ہلاکت کے بھنور میں آ پھنسی ہے۔ تو اے غوثِ اعظم پیرانِ پیر میری اِمداد کیجیے۔ اے شاہِ جیلاں (اس مشکل گھڑی سے) مجھے نجات دلوائیے۔

مذکورہ بالا حقائق وشواہد نے اس حقیقت کو بالکل بے غبار کر دیا کہ مجموعی طور پر علماے چڑیا کوٹ کے اندر فکر و اعتقاد کی وہی روشنی تھی جو اَسلافِ کرام کی یادگار اور ائمہ اعلام کا طرۂ اِمتیاز رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماے چڑیا کوٹ کی بعض تصانیف دیگر موضوعات کے علاوہ معمولات ومعتقداتِ اہل سنت کی تائید وتوثیق میں بھی نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔

علاوہ بریں مولوی محمد نبی عباسی چڑیا کوٹی (م۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء) نے اپنے آبا واَجداد سے منقول ومتوارث' چڑیا کوٹی علما وفضلا کے نسب ناموں پر مشتمل اپنی مستند کتاب 'احسن الانساب بنوالعباس' کے اِختتام پر کچھ قیمتی نصائح ووصایا' عباسی برادران کے لیے قلم بند کی ہیں، اس اُمید کے ساتھ کہ وہ اور اُن کی آنے والی نسلیں اُن سے اِستفادہ کر کے دارین کی سرفرازی وسرخروئی حاصل کریں، اور ان کو عملی رنگ دے کر اپنے درخشندہ ماضی سے خود کو مربوط رکھ سکیں۔ وصایا کی بعض شقیں بہت ہی اہم ہیں۔ ان جملہ وصایا کو ہم نے 'تذکرۂ علماے چڑیا کوٹ' میں تفصیلاً نقل کر دیا ہے؛ مگر یہاں موقع کی مناسبت سے صرف ایک وصیت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دفعہ نمبر ۲۲ میں مولوی موصوف فرماتے ہیں :

> 'خاندان کے بزرگوں، عزیزوں، نیز انبیا و صالحین کی نذر و نیاز کو کبھی نہ چھوڑنا۔ یہ قدیم زمانے سے ہمارے خاندان میں سالانہ اور تاریخی دستور چلا آ رہا ہے۔ میرے والد بزرگوار اور عم محترم شیخ محمد علی صاحب مرحوم کی یہی وصیت ہے؛ لہٰذا جس طرح کہ یہ معمولات جاری ہیں بدستور ہوتے رہیں'......۔(۱)

ان سب پر مستزاد یہ کہ یہاں کے علما ومشائخ وصوفیہ کے ناموں کی فہرست پر نظر ڈالنے سے بھی ان کی خوش عقیدگی کا بخوبی پتا چلتا ہے۔ مثلاً کئی ایک علما اور بزرگوں کے اَسما اِس طرح ملیں گے: عبدالرسول، عطارسول، غلام رسول، عطاحسین، نبی بخش،

---

(۱) احسن الانساب بنوالعباس چڑیا کوٹ، محمد نبی عباسی چڑیا کوٹی: صفحہ ۲۳۱۔

پیغمبر بخش، غلام غوث، غلام حسین، غلام چشتی، غلام محی الدین، عنایت حسین، اور عنایت رسول وغیرہ۔ ایسے ناموں کو اس دور کے بعض نام نہاد مفتیوں نے ناجائز قرار دیا ہے؛ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ اگر یہ نام صحیح نہ ہوتے تو یہ علم و فضل کے پہاڑ اور میدانِ شریعت وطریقت کے شہسوار علما و مشائخ بھلا انھیں کیسے برداشت کرتے !، فوراً تبدیل نہ فرما دیتے، حالانکہ آج بھی ان کی شہرت انھیں مذکورہ ناموں سے کتابوں میں ملتی ہے۔

اِستیعاب و تفصیل مقصود نہیں؛ ورنہ تلاش و تحقیق سے فکر و اِعتقاد کے مزید گوشے آشکار کیے جا سکتے تھے؛ لیکن عاقل و دانا کے لیے اِشارہ کافی ہوا کرتا ہے۔ تو قارئین کرام! مجموعی طور پر یہ تھے علماے چڑیاکوٹ کے عقائد و معمولات جن کی وہ پوری زندگی لوگوں کو تعلیم دیتے رہے اور خود بھی اُن پر عمل پیرا رہے۔

نئی پود نئی سوچ

چھائے رحمت کی گھٹا' کوثر و زمزم برسے ✿ آرزو ہے وہی برسات کا موسم آئے

ایک طویل وقفے کے بعد آج خانوادۂ عباسیہ چڑیاکوٹ سے ایک بار پھر اہل علم کی کچھ دھمک سی محسوس ہو رہی ہے۔ کئی دہائیوں کا جمود ٹوٹا تو کچھ نوجوان فضلا معمورۂ وجود میں آئے۔ یہ اَمر ہمارے لیے جتنا خوش آئند ہے اُتنا ہی غیر اطمینان بخش بھی؛ کیوں کہ اُصول یہ ہے کہ 'پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ'۔ تو جب 'شجر' سایہ دار بلکہ رشک باغ و بہار ہو تو یقیناً اُس سے وابستگی ہی ہر فلاح وظفر کا اَوّلین زینہ قرار پائے گی۔

لیکن اِس خانوادے سے سر دست اُٹھنے والے اہل علم کا سررشتہ بظاہر ماضی و حال کے علماے چڑیاکوٹ کی خوش عقیدگی سے غیر مربوط نظر آ رہا ہے۔ نیز اُن کی دعوت و تبلیغ، اور ان کے اَفکار و عقائد بتا رہے ہیں کہ وہ اپنے آبا و اَجداد کی سچی روشِ عالمانہ و صوفیانہ پر قائم نہیں، اور اُن کے مسلک و اِعتقاد سے اُن کا اِنحراف صاف عیاں ہے۔ نتیجتاً ان کی تبلیغ (نہیں بلکہ تفریق) کے باعث چڑیاکوٹ کی وحدت' پارہ پارہ ہو رہی ہے، اور عوام دو پاٹوں میں بٹے جا رہے ہیں۔

راہِ اتحاد:

علماے چڑیا کوٹ کے عقائد ونظریات اِجمالاً اوپر بیان کر دیے گئے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ عباسیانِ چڑیا کوٹ کے اَخلاف واَحفاد ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں اگر کسی نے ان معمولات کا اِنکار کیا، یا انھیں بدعت قرار دیا، تو یہ اِس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ وہ اپنے اَسلاف کے نقش قدم سے منحرف اور ان کے معتقدات سے باغی ہو گئے ہیں، اور شاید ایسا ہی ہے؛ اسی لیے تو اب انھیں نہ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلیں بھاتی ہیں......، نہ قیام تعظیمی کے لیے اُن کے پاؤں اُٹھتے ہیں......، فاتحہ و چالیسواں سے بھی بیزار ہو گئے ہیں......، اور معمولات اہل سنت کی ہر چیز پر شرک و بدعت کا فتویٰ داغے جا رہے ہیں......، اہل اللہ سے عقیدت کا بھرم بھی جاتا رہا......، توسل و اِستمداد تو وہ کیا جانیں......، 'ندائے یارسول اللہ ﷺ' اُن کی حلق کا کانٹا بن گیا......، اور عطائی علم غیب رسول کے بھی وہ اِنکاری ہو بیٹھے ہیں....۔

الغرض! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ پورے طور پر سلَفیت و وہابیت کے زیرِ اَثر ہیں، اور وہابی تحریک کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں، اور اُن کے نو پیدا اَفکار و عقائد کی ترویج و اشاعت میں اپنا 'داعیانہ' اور اپنے آبا و اجداد کے معمولات و نظریات کی تبلیغ و توسیع میں 'باغیانہ' کردار اَدا کر رہے ہیں۔ کاش! وہ یہ سمجھ پاتے کہ اُن کے آبا و اَجداد کیا تھے!، اور یہ لوگ اَب کیا ہیں!!، اور اِنھیں کیا اور کیسا ہونا چاہیے؟!!!۔

اللہ جل مجدہ کا بے پایاں شکر و اِحسان ہے کہ اُس نے مجھ حقیر و ناتواں کو علماے چڑیا کوٹ پر کام کرنے کا شعور و شرف بخشا اور آج کئی درجن ایسے علما و مشائخِ چڑیا کوٹ کی حیات و خدمات کو منظرِ عام پر لانے کا مجھے اِعزاز حاصل ہو رہا ہے، جن کو تاریخ نے اپنے زعم میں دفن کر کے اپنے ہاتھ سے مٹی تک جھاڑ لی تھی۔ لوگ کیا جانیں تذکرہ نگاری و سیرت نویسی کو!، اس پانی پتا کر دینے والے کام کا صحیح اندازہ بس اسی کو ہو سکتا ہے جس نے اس

دشت مغیلاں کی پیمائی کی ہو؛ ورنہ تقریر وتحریر کے ذریعہ اس کی صعوبتوں اور جاں گدازیوں کا بیان ممکن نہیں!۔

ہم نے اللہ کی توفیق وعنایت سے صرف مولانا فاروق احمد عباسی چریا کوٹی کا تذکرہ اَسّی (80) صفحات میں اوران کے ایک غیرمعروف صاحبزادے مولانا یٰسین چریاکوٹی کی حیات وخدمات کو چالیس (40) صفحات میں قلم بند کیا ہے۔ علامہ مبین کیفی اور شمس العلماء مولانا امین تو مشاہیر روزگار سے ہیں، ان کے تذکرے خاصے تفصیلی ہیں۔

یاد رہے کہ صرف بڑوں کا بیٹا ہونے سے کوئی بڑا نہیں ہو جاتا، اصل بڑائی علم وکمال اور اِیمان وعقیدے کی بڑائی ہوتی ہے۔ ایسی اولاد اس وقت بڑی مانی جاتی ہے جب وہ اپنے اَسلاف کے نقش قدم پر چلے اور زمانے میں اُن کی تعلیمات ونظریات ومعمولات کو عام کرکے رکھ دے؛ ورنہ صرف بزرگوں کی بیساکھی کا سہارا لے کر اُڑنے والے لوگ بہت جلد زمین پر آجاتے ہیں، اور دنیا اُن کا عبرت ناک اَنجام دیکھتی ہے۔

یوں ہی بزرگوں کا شجرۂ نسب لے کر ڈھونے سے بھی کوئی بڑا نہیں ہو جاتا، اور نہ اس شجرۂ نسب کی وجہ سے اس کا اس بزرگ سے صحیح تعلق اور حقیقی رشتہ قائم ہوسکتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو پھر حضرت نوح علیہ السلام کے نافرمان وباغی بیٹے کے پاس بھی اوریجنل شجرۂ نسب تھا، جسے وہ لے کر گھومتا تھا، اور زمانہ یہی جانتا تھا کہ یہ نوح کا بیٹا ہے، اور خود حضرت نوح نے بھی اسے اپنا بیٹا ہی کہہ کر بلانا چاہا تھا کہ غیب سے آواز آئی، اے نوح:

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ . (سورۂ ہود،۱۱/۴۶)

یعنی یہ آپ کا بیٹا نہیں۔ جب اس کا اِیمان وعقیدہ ہی آپ سے میل نہیں کھاتا تو کیا بیٹا بنا پھرتا ہے!۔ رشتے تو اِیمان وعقیدے کی اَساس پر قائم ہوتے ہیں، یہ بے بنیاد و بے اِیمان تو اس سے پورا پورا محروم ہے۔ اس سے پتا چلا کہ محض شجرے ڈھونے سے اِنسان کی

نسبت قائم نہیں ہوتی بلکہ عقیدہ وعمل میں یکسانیت اور فکر وروش میں ہم آہنگی نسبت وتعلق کے قیام کا سبب بنتی ہے۔

تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اللہ کی توفیق ونصرت سے اس وقت میرے پاس کوئی پچاس سے زائد علماے چڑیاکوٹ کی کتب ورسائل موجود ہیں۔ ان میں بعض مطبوعہ ہیں جب کہ اکثر غیر مطبوعہ اور قلمی ہیں۔ اللہ نے چاہا تو بہت جلد یہ سرمائے کئی جلدوں میں طبع ہوکر منظر عام پر آئیں گے، اور علماے چڑیاکوٹ کی کتابوں سے آپ پر ظاہر ہوجائے گا کہ وہ کن عقائد ونظریات کے حامل تھے اور آج ان سے اپنا نسلی رشتہ جوڑنے والے کس وادی میں بھٹک رہے ہیں!!!۔

شاید علامہ احمد مکرم عباسی چڑیاکوٹی کو اس کا کچھ اِحساس ہو چلا تھا؛ اس لیے جاتے جاتے وہ بڑے پتے کی بات فرما گئے ہیں ؎

بے علم کسے ہست کہ بدتر ز پسر است
بے جاست ہمہ فخر نسب را وحسب را

بدنامی آبائی شود شہرۂ آفاق
اَولاد نہ دانند اگر اَخلاق واَدب را

یعنی زیورِ علم سے عاری بیٹا بدترین اِنسان ہے۔ اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ محض اپنے حسب ونسب کی بلندی پر فخر یہ اِتراتا پھرے۔ اور اگر اولاد اخلاق کی صحیح قدروں سے ناواقف اور شیوۂ اَدب سے بے بہرہ ہو تو اپنے آباواَجداد کی رسوائی وجگ ہنسائی کا سبب بن جاتی ہے۔

عربی کا ایک زبان زد خاص وعام مقولہ ہے :

الولد الحر یقتدی بآبائه الغر .

یعنی شریف الطبع آزاد بیٹا (ہمیشہ) اپنے سلف صالحین کی پیروی کیا کرتا ہے۔

لیکن اِس موجودہ پود نے اپنے آبا و اَجداد کی اِعتقادی روش سے ہٹ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ اپنے اَسلاف کی نیک نامی کی علم بردار نہیں بلکہ -بد قسمتی سے- بدنامیِ آبا و اَجداد کی مرتکب ہو رہی ہے۔ اور یہ 'شریف الطبع آزاد بیٹے' کا کردار اَدا نہیں کر رہی، بلکہ 'کسی اور کی غلامی' کا قلادہ گلو گیر کر کے خَسِرَ الدُّنیَا والآخِرَۃ کا مصداق ہوئی جاتی ہے، اور حریم عزتِ خاندانی کے پاک دامن پر روسیاہی کا دھبہ بنتی جا رہی ہے۔

آج جو خانوادۂ عباسیہ کے حامل اور وابستگان ہیں، ان کو تو اپنے مورثِ اعلیٰ خلیفہ منصور عباسی کا وہ قول یاد رکھنا چاہیے جو اس نے یحییٰ بن خالد برمکی کی جبین سعادت پر آثارِ اَرجمندی و بلندی دیکھ کر کہا تھا :

ولد الآباء أبناء وولد خالد بن برمک آباء . (۱)

یعنی اور لوگوں کی اولادیں تو بیٹے کہے جانے کی مستحق ہے؛ لیکن خالد بن برمک کا بیٹا باپ کہے جانے کے لائق ہے۔

خدا اِسے توفیق خیر سے نوازے، اور اَسلاف کے اُسی شجر سایہ دار سے وابستہ رہنے نیز اپنے روشن و تابندہ ماضی سے مربوط ہونے کی ہمت و جرأت بخشے۔ آمین یا ربَّ العالمین۔

اخیر میں عظمت و تاریخِ چریا کوٹ کے تابندہ ماضی کا ایک دھندلا سا نقشہ کھینچتے ہوئے اس کتاب کو ختم کر رہا ہوں :

اے چریا کوٹ! اے گیتی ما !!

چریا کوٹ! اے میرے پیارے وطن! اے اہل علم کی ناز پرورده بستی! ذرا پیچھے ہٹ

(۱) کتاب الاذکیاء: ۲۲/۱۔

اور اتنا پیچھے کہ ہمیں وہ سماں سر کی آنکھوں نظر آجائے جب فاتح چڑیاکوٹ حضرت قاضی مخدوم شاہ اسماعیل عباسی نے اس بستی کو اپنی تشریف آوری سے اِعزاز وشرف بخشا تھا۔ ہاں! اے میرے وطن! اپنے اوج وعروج کے زمانے سے جا مل اور ہمیں ایک نظر وہ منظر دکھادے ـــــ وہ غازیوں کے گھوڑوں کی ہنہناہٹ ـــــ وہ ان کے ٹاپوں کی صدائیں ـــــ وہ نعرۂ تکبیر کی بازگشت ـــــ وہ دامنِ گرد چیر کر مجاہدین کے گروہ کا باطل کو پامال کرتے آگے بڑھ آنا ـــــ چڑیاکوٹ میں پڑاؤ ڈالنا ـــــ وہ ان کے غازیانہ ولولے ـــــ وہ ان کا عربی وفارسی لب ولہجہ ـــــ اور وہ مسلم نبرد آزماؤں کی چھاؤنی ـــــ وہ شیخ محمد عباسی چڑیاکوٹی کے فلک بوس مدرسے کی فصیلیں ـــــ وہ قاضی محمد پناہ چڑیاکوٹی کی شاہانہ شوکت کے دل فریب مناظر ـــــ وہ نواب مولانا حاتم خان صدیقی کی سخاوت ودریا دلی کی مثالیں ـــــ وہ مولانا احمد علی عباسی کی سائنسی دریافتوں کے جلوے ـــــ وہ قاضی عنایت حسین عباسی چڑیاکوٹی کے فقہ وتصوف سے معمور روح پرور زمزمے ـــــ وہ مولانا محمد فاروق چڑیاکوٹی کی دانش گاہِ علم وحکمت کے نظارے ـــــ وہ مولانا عنایت رسول چڑیاکوٹی کے فضل وکمال کی کہکشائیں ـــــ وہ ابوالجمال مولانا احمد مکرم عباسی کا علمی جاہ وجلال ـــــ خدا کے لیے ہمیں بھی یہ سماں ایک نظر دکھادے!۔

مگر آہ اے زمانے! اے گردشِ ایام! ہم جانتے ہیں کہ تو اب نہ تو وہ تابندہ عہد واپس لاسکتا ہے اور نہ وہ علمی روایتیں ہمیں دوبارہ بخش سکتا ہے ـــــ اچھا یہ نہیں تو اِس دورِ اِدبار وتنزل میں اپنی حالت کا ہمیں صحیح اِحساس ہی عنایت کر!!!۔

ہم اِس اُجڑے ہوئے گلستان کا مرثیہ اور اپنے درد وکرب کا فسانہ کسی بلبل نالاں اور فاختہ دل گرفتہ کی طرح یہاں کی زرخیز مٹی سے اُٹھنے والے ایک عظیم جیالے ابوالمعانی

مولانا محمد مبین کیفی عباسی چریاکوٹی کے ہم زبان ہوکر اپنے مالک ومولا کے حضور مناجاتی رنگ میں یوں پیش کر رہے ہیں۔

یا رب دلِ مردہ کو اعجازِ مسیحا دے
جو صبح سے پہلے ہی اس خواب سے چونکا دے

پھر سوزشِ پنہاں میں تاثیر عنایت کر
پھر روح کو گرما دے پھر قلب کو تڑپا دے

ہاں پہلوے بسمل کو پھر درد بھرا دل دے
پھر قیس محبت کو بے تابیِ لیلیٰ دے

پھر اُمت وحشی کو اسلام کی اُلفت دے
آہوے رمیدہ کو پھر وسعت صحرا دے

ہم پاس ترے پہنچیں بچتے ہوئے ٹھوکر سے
ہاں علم کا مشعل دے پھر دیدۂ بینا دے

پھر مسلم بے کس کو سرگرم عنایت کر
پھر خاک کے ذرّے کی تقدیر کو چمکا دے(۱)

خداوند عالم، اہل چریاکوٹ پر خاص الخاص کرم فرمائے۔ ہمیں علماے چریاکوٹ کے منہاج وخطوط پر چلنے، اور اللہ ورسول کو راضی وخوش کرنے کا کام کرنے کی توفیق مرحمت کرے، اور چریاکوٹ کے اِتحاد و اِتفاق کی فضا کو اِفتراق واِنتشار کے تکدر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین یا ربّ العالمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم۔

---

(۱) ماہنامہ العلم، جلد ۱، شمارہ ۴، اگست ۱۹۱۶ء۔ ص ۲۴۵۔ اِبراہیمیہ پریس، اعظم گڑھ۔

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کی قلمی کاوشیں

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی

⇦ نوجوانوں کی حکایات انسائیکلوپیڈیا	Pages	1008	Rs. 450.00
⇦ بستان العارفین (ترجمہ)	Pages	512	Rs. 300.00
⇦ آئینۂ مضامین قرآن	Pages	352	Rs. 200.00
⇦ ایسے تھے مرے اَسلاف! (ترجمہ)	Pages	256	Rs. 110.00
⇦ طوافِ خانۂ کعبہ کے روح پرور واقعات	Pages	184	Rs. 100.00
⇦ مرنے کے بعد کیا بیتی؟	Pages	264	Rs. 100.00
⇦ 'وقت' ہزار نعمت	Pages	184	Rs. 100.00
⇦ بولوں سے حکمت پھوٹے	Pages	184	Rs. 100.00
⇦ برکات الترتیل	Pages	216	Rs. 100.00
⇦ آئیں دیدارِ مصطفےٰ کرلیں (ترجمہ)	Pages	184	Rs. 100.00
⇦ خطباتِ نسواں (اُم رفقہ جویریہ قادری)	Pages	304	Rs. 140.00
⇦ انوارِ ساطعہ (تسہیل وتحقیق)	Pages	688	Rs. 200.00
⇦ برکات الاولیاء (تسہیل وتقدیم)	Pages	384	Rs. 200.00
⇦ رسائل حسن (جمع وترتیب)	Pages	624	Rs. 240.00
⇦ کلیاتِ حسن (جمع وترتیب)	Pages	444	Rs. 170.00
⇦ کاش! نوجوانوں کو معلوم ہوتا!!	Pages	048	Rs. 30.00
⇦ فرشتے جن کے زائر ہیں	Pages	088	Rs. 40.00
⇦ باتیں جو زندگی بدل دیں	Pages	064	Rs. 40.00
مع اُن کے بول بہاروں جیسے	Pages	064	Rs. 40.00
⇦ کلامِ الٰہی کی اَثر آفرینی	Pages	144	Rs. 60.00
⇦ پیارے بیٹے! (ترجمہ)	Pages	036	Rs. 25.00

اے میرے عزیز!(ترجمہ)	Pages	032	Rs. 10.00
اپنے لختِ جگر کے لیے!(ترجمہ)	Pages	040	Rs. 30.00
موت کیا ہے؟(ترجمہ)	Pages	088	Rs. 40.00
اور مشکل آسان ہوگئی (ترجمہ)	Pages	096	Rs. 50.00
مذاق کا اِسلامی تصور (ترجمہ)	Pages	072	Rs. 40.00
یارسول اللہ! آپ سے محبت و درود کیوں؟	Pages	076	Rs. 40.00
مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر الزام خودکشی!	Pages	072	Rs. 40.00
اربعین مالک بن دینار	Pages	040	Rs. 20.00
چار بڑے اَقطاب (ترجمہ) (الجیلانی، الرفاعی، الدسوقی، البدوی)	Pages	060	Rs. 25.00
چالیس حدیثیں بچوں کے لیے (اُردو ، ہندی ، انگلش)	Pages	096	Rs. 50.00
جامعۃ الازہر کا ایک تاریخی فتویٰ(ترجمہ) (اُردو ، ہندی ، انگلش)	Pages	036	Rs. 20.00
دولت بے زوال (اُردو، ہندی)	Pages	132	Rs. 50.00
چند لمحے اُم المومنین کی آغوش میں	Pages	104	Rs. 40.00
بزم گاہِ آرزو (دیوان راہی چریاکوٹی)	Pages	160	Rs. 50.00
تحفۂ رفاعیہ (تسہیل وتخریج)	Pages	096	Rs. 40.00
ترجمانِ اہلسنّت (آئیں سنت کا دفاع کریں)	Pages	116	Rs. 45.00
الباقیات الصالحات (ترتیب وتقدیم)	Pages	080	Rs. 35.00
حیاتِ اشرف (ترتیب وتقدیم)	Pages	080	Rs. 35.00
راندیر میں فتح عجیب (تسہیل وتقدیم)	Pages	096	Rs. 40.00

*ज़ेरे तर्तीब **'तज़्कर-ए-उलमाए चिरैयाकोट'** का*
एक इबरत अंगेज़, और चश्म कुशा बाब

उ़लमाए चिरैयाकोट

(अफ़्कार व नज़रियात के आइने में)

: तालीफ़ व तह़क़ीक़ :
मुह़म्मद अफ़रोज़ क़ादिरी चिरैयाकोटी
दल्लास यूनिवर्सिटी, कैपटाउन, साउथ अफ़्रीक़ा

नाशिर:
नौजवानाने अहले सुन्नत व जमाअ़त, चिरैयाकोट, मउ, यूपी, २७६१२९

दो बातें

'तज़किर–ए–उ़लमाए चिरैयाकोट' क़रीबन तकमील के मरह़ले में है। कोई दिन जाता है कि बस मुक़द्दमे की आख़िरी सत़रें सपुर्दे क़िर्त़ास करके किताब प्रेस के ह़वाले होजाएगी, लेकिन दिक़्क़त यह है कि आए दिन कुछ न कुछ नई दरियाफ़्तें और ह़ैरत अंगेज़ इंकिशाफ़ात किताब को तकमील आशना नहीं होने दे रहे हैं। और चूंकि बार बार तो यह काम होना नहीं, इस लिये हम भी इनको फ़ैज़े अज़ल की करिश्मा गरी समझ कर बस समेटते चले जारहे हैं। ता दमे तह़रीर किताब पौने सात सौ (675) सफ़ह़ात तक फैल चुकी है। ख़ुदा मालूम अभी और क्या कुछ हमें इसमें शामिल करना पड़ेगा।

मैं इसे ताईदे ऐज़्दी के सिवा और क्या नाम दूँ कि माज़ी क़रीब के तज़किरा निगारों ने उ़लमाए हिन्द ख़ुसूसन उ़लमाए आज़मगढ़ का अपनी जामे कुतुब में जो गोशवारा पेश किया है, उनमें उ़लमाए चिरैयाकोट की मजमूई तादाद बत्तीस से मुतजाविज़ नहीं, लेकिन –बेह़म्देही तआ़ला– हमारी तह़क़ीक़ो तजस्सुस इस तादाद को खींच कर एक सौ (100) से भी आगे ले गई है, एलावा बरीं तीन सौ से ज़्यादा ऐसे उ़लमा व मशाइख़े चिरैयाकोट के अस्मा दर्जे किताब हैं जिनकी बाबत कुतुबे तारीख़ो तज़किरा बिल्कुल ख़ामूश हैं।

जब तह़क़ीक़ी सफ़र इस त़रह़ जारी है, तो नहीं कहा जा सकता कि यह किताब कब तक मंज़रे आ़म पर आएगी, लेकिन अह़बाब मुसिर हैं कि इसकी त़बाअ़तो इशाअ़त का बहर सूरत जल्द एहतिमाम होना चाहिये, इस लिये मैंने सोचा बेहतर होगा कि किताब के बाज़ अहम अबवाब को किताबचे की शक्ल में शाए कर दिया जाए, ताकि अह़बाब के इसरार का भी किसी ह़द तक भ्रम रह जाए और हमारी तह़क़ीक़ी मंहज से भी दुनियाए इ़ल्म उ़मूमन और मौजूदा उ़लमा व अ़वामे चिरैयाकोट ख़ुसूसन आशना होजाएँ। तो लीजिये ह़ाज़िर है 'तज़किर–ए–उ़लमाए चिरैयाकोट' का एक ताबिन्दा बाब! वरक़ उलटिये, उसकी मालूमात से मह़ज़ूज़ होईये और ग़ैर जानिब दारियत के साथ किताब का मुत़ाला कीजिये। –ख़ुदा लम्ह़ा लम्ह़ा हम सबका ह़ामी व नासिर हो–

मुह़म्मद अफ़रोज़ क़ादरी चिरैयाकोटी

बरोज़ बुद्ध 14/मुहर्रम 1437 हिजरी.......28/अक्तूबर 2015 ईस्वी

अफ़कारे उ़लमाए चिरैयाकोट

तारीख़ी शवाहिद गवाह हैं कि बर्रे सग़ीर हिन्दो पाक में नामवर इ़ल्मी ख़ानवादे और ख़ानक़ाही निज़ाम सदियों से सवादे आज़म अहले सुन्नत के उ़लमा व मशाइख़ के रहीने मन्नत रहे हैं। यहाँ हमेशा से ह़ाल व क़ाल के ज़मज़मे भी अलापे जाते रहे, और मामूलाते अहले सुन्नत भी खुले बन्दों अदा किये जाते रहे।

यूँही जैसे यहाँ फ़रोग़े सुन्नतो सुन्नियत के लिये हमा जेहत इक़दाम होते रहे उसी त़रह़ फ़िक्रो एतिक़ाद को सैक़ल करके यहाँ से हर दौर में क़ौमो मुआ़शरा को नफ़ा बख़्श अफ़राद भी फ़राहम किये जाते रहे, लेकिन फिर क्या हुवा कि जिस त़रह़ ज़िन्दगी के दीगर शोबे ज़वालो इंह़िता़त से दो चार हुए, ख़ानक़ाही निज़ाम और इ़ल्मी ख़ानवादे भी उस से मुतअस्सिर हुए बग़ैर न रह सके–इल्ला माशा अल्लाह–

कुछ ऐसी ही दर्दनाक कहानी और क़ाबिले अफ़सोस दास्तान ख़ानवादए अ़ब्बासिया चिरैयाकोट की भी है। यहाँ के अकाबिरो मशाहीरे अ़ब्बासियान' हमेशा से सवादे आज़म अहले सुन्नत के अ़ज़ीम धारे से न सिर्फ़ जुड़े रहे बल्कि फ़रोग़े अहले सुन्नतो जमाअ़त में अपना आ़लिमाना और क़ाइदाना किरदार भी अदा करते रहे (ह़क़ाइक़ आगे आते हैं)।

लेकिन बद क़िस्मती से आज उसी ख़ानवादे से कुछ ऐसे अस्ह़ाबे इ़ल्म हुवैदा हो रहे हैं जिनका डान्डा फ़िक्रो एतिक़ाद में उनके ख़ैरे अस्लाफ़ से मिलाए नहीं मिलता, और मस्लकी एतिबार से यह उनसे बहुत दूर बिल्कुल अलग थलग खड़े दिखाई देते हैं, मगर चूँकि उनका इसी ख़ानवादे से होने का दावा है, इस लिये अब अ़वाम के ज़ेहन में यह शोशा डालने की मज़मूम कोशिश की जारही है कि जिन बिदेसी अ़क़ाइदो नज़रियात के हम ह़ामिलो आ़मिल हैं, हमारे अस्लाफ़े चिरैयाकोट भी उन्हीं मुतक़ेदात पर क़ाइम थे। गोया वही बात हुई कि,,, खुद बदलते नहीं कुरआन बदल देते हैं

मैं चाहूँगा कि मेरी यह तह़रीर उन जुम्ला नौजवान उ़लमाए अहले सुन्नत के लिये उ़मूमन और उ़लमा व अ़वामे चिरैयाकोट के लिये खु़सूसन एक तह़रीक और पैमाना साबित हो जो अपने सीने में क़ौमो मिल्लत का ह़क़ीक़ी दर्द, और उसकी अ़ज़मते रफ़्ता की बाज़याबी के लिये सरफ़रोशाना अ़ज़्म रखते हैं' उठें, और ऐसी क़दीम ख़ानक़ाहों और इ़ल्मी ख़ानवादो के आसारो बाकि़यात की तह़क़ीक़ो तह़लील करें जिन पर हमारे तग़ाफ़ुलो तकासुल की दबीज़ तहें जमी हुई हैं।

अब वक़्त आगया है कि उम्मते मुस्लिमा के ह़क़ीक़ी वारिस उठें और हि़कमतो मस्लेह़त के अस्लह़े से लैस होकर मक़ाबिरे सालिह़ीन को ढाने वालों और बुज़ुर्गों की हड्डियाँ चबाने वालों से होशियार हों, ताकि रूह़ानियत को ज़िन्दगी मिले और बुज़ुर्गों की रूह़ों को किसी त़रह़ का गुज़न्द न पहुँचे। इस मुजाहिदाना अ़मल में क़दम ब क़दम खु़दा की रह़मतें हमारे शामिले ह़ाल हों, और इस ज़हरा गुदाज़ काम की हमें तौफ़ीक़े ख़ैर मिले। आमीन या रब्बल आ़लमीन।

इस बाब में मेरी यही अव्वलीन कोशिश है कि उ़लमाए चिरैयाकोट के सही मुतक़ेदात और शफ़्फ़ाफ़ नज़रियात का एक इजमाली ख़ाका आपके सामने रख दूँ, ताकि ह़क़ीक़त का सूरज ख़त्ते निस्फ़ुन्नहार पर आजाए और ह़क़ाइक़ पर पर्दा डालने वाले सारे अन्धेरे अपनी मौत आप मर जाएँ। वमा तौफ़ीक़ी इल्ला बिल्लाह अ़लैहि तवक्कल्तु व इलैहि उनीब।

क़ारिईने बा तम्कीन! आप यक़ीनन इस ह़क़ीक़त से आशना होंगे कि 'चिरैयाकोट' कई सदियों तक बड़ी दरख़्शिन्दा इ़ल्मी रिवायात का अमीन रहा है। और इसके दामन से फ़ज़्लो कमाल की बहुत सी ना क़ाबिले फ़रामोश दास्तानें वाबस्ता हैं। अमरे वाक़ेआ़ यह है कि 'चिरैयाकोट' शुमाली हिन्द का वह सआ़दत नसीब ख़ि़त्ता है जिसे कोई छह सात सदियों तक मुसलसल प्रवरिशे लौह़ो क़लम और शुऊ़रो आगही की ज़ुल्फ़ें सँवारने का शरफ़ ह़ासिल रहा है। सदियों तक यहाँ की फ़ज़ाएँ क़ालल्लाह व क़ालर्रसूल के सर्मदी नग़मों से मामूर रही हैं।

इसके सपूतों ने फ़िक्रो फ़न और इ़ल्म व हुनर की हर शाख़ पर अपना आशियाना बनाया। नक़्दो नज़र की दम तोड़ती क़द्रों का मेयार बढ़ाया, और अपनी तह़क़ीक़ो दरियाफ़्त से इ़ल्मो साइन्स के दामन को माला माल कर

दिया। इसके जयालों ने अपनी खुदा दाद सलाहियतों से फ़ज़्लो कमाल के वह महो खुरशीद उजाले कि जिनकी खै़रात से सदियों के नसीब दरख़शाँ और नूर बदामाँ रहे।

अहले इ़ल्म अच्छी त़रह़ वाकि़फ़ हैं कि आठवीं और नौवीं सदी हिजरी का दौर दीगर अदवार के मुक़बिले में बड़ा तारीख़ साज़ और अ़हद आफ़रीं रहा है। इस अ़हद में इ़ल्मो कमाल की खूब तर्वीजो तरक़्क़ी हुई, फ़िक्रो फ़न ने खूब उठान ली, तस्नीफ़ो तालीफ़ बकसरत वजूद में आई और अदबो सक़ाफ़त के मज़ाहिर व जलवे खूब खूब देखने को मिले। उस दौर के महासिनो मफ़ाख़िर में अ़ल्लामा इब्ने रजब ह़म्बली, इब्ने जज़री, इब्ने असीर, अबुल फ़िदा, अ़ल्लामा सादुद्दीन तफ़्ताज़ानी, मीर सय्यद शरीफ़ अ़ल्लामा जुर्जानी, मौलाना जलालुद्दीन मह़ल्ली, अ़ल्लामा सुयूती़, इमामे ज़ैलई़ और सदरुश्शरीअ़ा जैसे मुह़द्दिस, मुफ़स्सिर, नह़वी, फ़लसफ़ी और फ़क़ीहो मुतकल्लिम, नीज़ इब्ने बतूता और इब्ने ख़ल्दून जैसे सय्याहो मुअर्रिख़ को मुश्ते नमूना अज़ ख़रवारे पेश किया जा सकता है।

सच्ची बात यह है कि यह तो उन्हीं अ़बाक़िरए रोज़गार और यगानए दहर शख़्सियतों की इ़ल्मी व दीनी, फ़िक्री व अदबी और तह़रीरी व इशाअ़ती कोशिशों का नतीजा है जो आज हमारी लाइबरेरियाँ गुनागूँ उ़लूमो फुनून के शहपारों से भरी हुई हैं, और हमारे हर इ़ल्मी व दीनी काम के लिये ख़िश्ते अव्वल का दर्जा रखती हैं।

उ़लूमो फुनून की तर्वीजो तरक़्क़ी में उन उ़लमा व मुह़क़्क़ीन की अपनी ज़ाती दिलचस्पी और उनकी इ़ल्मी व क़लमी काविशों का तो बड़ा दख़िल था ही, मुआ़सिर इस्लामी हुकूमतों ने भी इ़ल्मो हुनर की उठान में बड़ा मुस्बत और वक़ीअ़ किरदार अदा किया था। मिन जुम्ला दीगर सलाती़न के सुल्तान मुह़म्मद शाह तग़लक़ की इ़ल्म नवाज़ी व मआ़रिफ़ प्रवरी और फिर उसके बाद फ़ीरोज़ शाह तग़लक़ की रिआ़या प्रवरी और उ़लमा नवाज़ी इस बाब में कभी फ़रामोश नहीं की जा सकती।

ह़ज़रत मख़दूम चिरैयाकोटी (822ھ) को उ़लूमे माक़ूलो मंक़ूल की तर्वीजो इशाअ़त के लिये जो अ़हद दिया गया था वह वही अ़हद था जिसमें हिन्दुस्तान के तूलो अ़र्ज़ में मुन्दर्जा ज़ेल मशाहीर उ़लमा व उ़रफ़ा और मशाइख़ो मख़ादीम अपने अपने उ़लूमे ज़ाहिरी व बाति़नी के जलवे बिखेरने में

हमा तन मसरूफ़े अ़मल थे।

कछौछो शरीफ़ में सय्यद अशरफ़ जहाँगीर मख़दूम सिमनानी (808ھ)
बिहार शरीफ़ में मख़दूम शैख़ शरफ़द्दीद यह़या मनयरी (782ھ)
मुम्बई मे शैख़ फ़क़ीह मख़दूम अ़लाउद्दीन अ़ली महाइमी (835ھ)
बीजापुर में शैख़ अह़मद मख़दूम बुज़ुर्ग जुनैदी (833ھ)
बीजापुर में शैख़ुल इस्लाम मख़दूम शैख़ सिराज (890ھ)
दौलत आबाद में मख़दूम शैख़ ज़ैनुद्दीन दाऊद चिश्ती शीराज़ी (813ھ)
दौलत आबाद में क़ाज़ी शहाबुद्दीन दौलत आबादी (840ھ)
देहली में ख़्वाजा शैख़ कमालुद्दीन अ़ल्लामा चिश्ती (756ھ)
भरौच गुजरात में सय्यद शरफ़ुद्दीन मशहदी (808ھ)
पीरान पटन गुजरात में शैख़ सिराजुद्दीन फ़ारूक़ी हुसैनी (817ھ)
काल्पी में ख़लीफ़ा ह़ज़रत चिराग़ देहलवी शैख़ अह़मद थानेसरी (820ھ)
गुलबर्गा में ख़्वाजा सय्यद बन्दा नवाज़ गेसू दराज़ हुसैनी (825ھ)
बुरहानपुर में शैख़ निज़ामुद्दीन बुरहानपुरी (834ھ)
बाराबंकी में ख़्वाजा शाह अह़मद अ़ब्दुल ह़क़ रुदौलवी (836ھ)
मकनपुर में शैख़ बदीउ़द्दीन ज़िन्दा शाह मदार (840ھ)
अह़मद आबद में गंज बख़्श शैख़ अह़मद खट्टू मग़रिबी (845ھ)
अह़मद आबाद में क़ुत्बे आ़लम शाह बुरहानुद्दीन बटवह (845ھ)

यह उन मशाहीर उ़लमा व मख़ादीमे हिन्द की त़वील फ़ेहरिस्त में से चन्दे अस्माए गिरामी हैं जिनकी इ़ल्म नवाज़ी, मआ़रिफ़ प्रवरी और फ़ैज़ रसानी ने हिन्दुस्तान के चप्पे चप्पे की तक़दीर को सँवार दिया था। उसी अ़हदे सआ़दत मह्द में ह़ज़रत मख़दूम ज़ादा इस्माईल ह़सन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने भी इ़ल्मो कमाल की एक जोत जगाई जिसने कई सदियों के मुक़द्दर को ताबनाक बनाए रखा। वह उ़लमाए चिरैयाकोट के मूरिसे आला भी हैं और दबिस्ताने चिरैयाकोट के बुनियाद गुज़ार भी।

तारीख़ी शवाहिद गवाह हैं कि ख़ास मख़दूम इस्माईल अ़ब्बासी चिरैयाकोटी की नस्ल से छह सदियों तक ऐसे ऐसे वासिलाने ह़क़, मशाहीर उ़रफ़ा, शहसवाराने तसव्वुफ़ो ह़क़ीक़त और उ़लूमो माक़ूलो मंक़ूल के माहिरीनो मुतबह़्ह़िरीन और असातिज़ए रोज़गार पैदा हुए जिनकी धमक बिला मुबालग़ा हिन्दुस्तान के तूलो अ़र्ज़ में मह़सूस की गई।

अफ़राद साज़ी और नस्ल अफ़रोज़ी के ह़वाले से मख़दूमे चिरैयाकोटी का यह वह इकलौता कारनामा है जो मज़कूरा बुज़ुर्गों के दरमियान उन्हें एक मुम्ताज़ मक़ाम अ़ता करता और एक इनफ़िरादी हैसियत बख़्शता है।

अलग़रज़! सैकड़ों जय्यिद उ़लमा व फ़ुज़ला और नामवर सूफ़िया व मशाइख़ चिरैयाकोट की मिट्टी से उठे, और अपने अपने वक़्तों में फ़ज़्लो कमाल का आफ़ताबो माहताब बन कर ज़माने को मुस्तफ़ीज़ करते हुए जवारे रह़मते इलाही में आराम फ़रमा होगए। ज़ाहिर है इस मुख़्तसर से किताबचे में उनमें से हर एक के अ़क़ाइदो नज़रियात को इन्फ़िरादी त़ौर पर तफ़सील के साथ अगर बयान किया जाए तो शायद इसके लिये कई बड़े दफ़्तर दरकार होंगे, इस लिये सरे दस्त सिर्फ़ मशाहीर उ़लमाए चिरैयाकोट के अफ़कारो मुतक़ेदात के ज़िक्र पर ही इक्तिफ़ा किया जाता है। (तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये सात सौ सफ़ह़ात पर मुश्तमिल ज़ेरे तर्तीब किताब 'तज़किरए उ़लमाए चिरैयाकोट' की आमद का इन्तिज़ार करें)

तारीख़ी शवाहिदो बराहीन की रौशनी में यह बात बेझिझक कही जा सकती है कि दबिस्ताने चिरैयाकोट से वाबिस्ता उ़लमा व फ़ुज़ला हमेशा सवादे आज़म अहले सुन्नतो जमाअ़त के अ़ज़ीम धारे से न सिर्फ़ मुन्सलिक रहे बल्कि ज़माने को इस सिलसिल–ए–ज़र्री से जोड़ने की ता ह़यात सइये मशकूर भी फ़रमाते रहे। बक़ौल रफ़ीक़े मौलाना अह़मद मुकर्रम अ़ब्बासी' शैख़ क़ाज़ी अ़ली हुसैन अ़ब्बासी चिरैयाकोटीः

'मेरे आबाओ अज्दाद मज़हबे अहले सुन्नत वल जमाअ़त के पैरू ना मालूम ज़माने से रहे हैं'। (1)

यही वजह है कि सदियाँ बीत जाने के बावस्फ़ चिरैयाकोट के अ़वाम आज भी अ़क़ाइदो मामूलाते अहले सुन्नत पर पा मर्दी और दिल जमई के साथ क़ाइमो दाइम हैं। गोया उ़लमा व मशाइख़े चिरैयाकोट ने इन्हें जो अ़क़ीदा व मस्लक सिखाया बताया, वह सदियों से उसे अपने सीना व दिल से लगाए चले आरहे है।। और आज भी वह–अलह़म्दु लिल्लाह–सुन्नी सह़ीहुल अ़क़ीदा ही हैं।

---

(1) दमे चार यार, अज़ शैख़ अ़ली हुसैन चिरैयाकोटी, अ़र्ज़े मुसन्निफ़ः 2। मत़्बूआ़ सिद्दीक़ी प्रेस बनारस। 1906 ईस्वी

यहाँ के उ़लमा व फ़ुज़ला ने हर दौर में गुमराह फ़िर्क़ों का तआ़क़ुब किया और उसे बीख़ो बुन से उखाड़ने की सइ़ये मशकूर फ़रमाई। वहाबियत, नेचरियत, ग़ैर मुक़ल्लिदियत, और शीईयत वग़ैरा की तर्दीद में यहाँ के उ़लमा व मशाइख़ के कारनामे आबे ज़र्रीं से लिखे जाने के क़ाबिल हैं।

अ़जीब बात यह है कि यहाँ के दो एक मुतअख़्ख़िरीन फ़ुज़ला' मदरसा देवबन्द की सनदें रखते हैं, लेकिन इसके बावजूद उनके अ़क़ाइदो नज़रियात मुतक़द्दिमीन उ़लमाए चिरैयाकोट से बाल बराबर भी मुन्ह़रिफ़ नहीं, और वह उसी सवादे आज़म के शजरे साया दार से पेवस्ता नज़र आते हैं, इस ज़ेल में गुज़श्ता सदी के नामवर आ़लिमे रब्बानी' और रईसे चिरैयाकोट डिप्टी नज़ीर अह़मद अ़ब्बासी के बिरादरे गिरामी मुफ़्ती ज़ुहूरुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी के साह़ब ज़ादे मौलाना मुह़म्मद सिद्दीक़ अ़ब्बासी चिरैयाकोटी को बत़ौरे ख़ास पेश किया जा सकता है।

इन्होंने वालिदे गिरामी की मीलादो क़याम के सबूत में लिखी गई मायए नाज़ किताब 'सुबुलस्सलाम फ़ी इस्बातिल मौलिद वल क़याम' का मुदल्लल व मब्सूत़ तक्मेला लिखा और ख़ूब दादे तह़क़ीक़ दी, जिसे पढ़ने के बाद शम्सुल उ़लमा मौलाना मुह़म्मद अमीन अ़ब्बासी साह़ब जैसे बालिग़ नज़र नक़्क़ादो अदीब भी अ़श अ़श कर उठे और दादो तह़सीन से नवाज़े बग़ैर न रह सके। (1)

शी़ईयत की तर्दीदो तज़्लील में उ़लमाए चिरैयाकोट ने बत़ौरे ख़ास किताबें भी लिखीं, और ऐसी कि अहले तशय्योअ़ के दाँत खट्टे होजाएँ। उन्होंने मैदाने मुबाह़सा भी गरम किया और मुनाज़रा व मुजादले तक किये। इस सिलसिले में मौलाना अ़त़ा रसूल अ़ब्बासी चिरैयाकोटी, मौलाना अ़ली अ़ब्बास चिरैयाकोटी, और मौलाना ह़ाफ़िज़ मुह़म्मद मुस्त़फ़ा अ़ब्बासी चिरैयाकोटी के अस्माए गिरामी ख़ुसूसियत के साथ पेश किये जा सकते हैं।

चुनान्चे साह़बे 'दमे चार यार' शैख़ अ़ली ह़ुसैन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने इस सिलसिले में कुछ ह़क़ाइक़ो शवाहिद पेश किये हैं जिनका यहाँ इजमालन ज़िक्र कर देना ख़ाली अज़ फ़ाएदा न होगा। वह लिखते हैं:

---

(1) *तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये, 'सुबुलस्सलाम फ़िल मौलिद वल क़याम' मुसन्नफ़ह: मुफ़्ती ज़ुहूरुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी: सफ़्ह़ा 37–मिल्लत प्रेस आज़मगढ़*

मौलवी मुह़म्मद यूसुफ़ शीआ़ और ह़ाफ़िज़ मुह़म्मद मुस्त़फ़ा चिरैयाकोटी से मुनाज़रा हुवा। मौलवी यूसुफ़ ने दावा किया कि हमारे बारह इमामों को इ़ल्मे ग़ैब ह़ासिल था, वह उ़लूमे अव्वलीन व आख़िरीन सब जानते थे। ह़ाफ़िज़ साह़ब ने जवाब दियाः अगर यह सही हो तो ख़ुद तुम्हीं को सख़्त मुश्किल पेश आएगी, क्यों कि इमामे हुसैन अ़लैहिस्सलाम जब मदीना मुनव्वरा से शाम की त़रफ़ बग़र्ज़े जंग चले तो आया उनको अपने मारे जाने का इ़ल्मे ग़ैब था या नहीं, अगर नहीं था तो तुम्हारा दावा ग़लत़ और अगर अपने मारे जाने का उनको इ़ल्म था तो शहादत साबित न होगी, क्यों कि जान बूझ कर उन्होंने अपने को हलाकत में डाला जो तमाम तर फ़रीक़ैन के ख़िलाफ़ है। (1)

फिर मौलाना अ़ली अ़ब्बास चिरैयाकोटी के अ़हदे शबाब की ज़ेहानतो त़ब्बाई का एक दिलचस्प वाक़ेआ़ नक़ल करते हुए रक़म त़राज़ हैं कि 1253 हिजरी में अ़ल्लामा अ़ली अ़ब्बास चिरैयाकोटी रह़िमहुल्लाह का गुज़र लखनऊ में हुवा। उन्हीं अय्याम में मौलवी अमीनुल्लाह बिन मौलाना अकबर फ़रंगी मह़ल्ली का इन्तिक़ाल हुवा था।

शीओं ने बुग्ज़ की राह से 'मिट्टी ख़राब' मौलवी मरहूम की वफ़ात का माद्दए तारीख़ ढूँड निकाला और उस पर ख़ूब मुज़ह़के उड़ाए। एक मजलिस में अ़ल्लामा अ़ली अ़ब्बास चिरैयाकोटी और मौलाना ह़ामिद हुसैन मुजतहिदे शीआ़ इकट्ठा हुए। अस्नाए गुफ़्तगू में मौलवी अमीनुल्लाह मरहूम की वफ़ात का ज़िक्र आया तो मुजतहिद साह़ब ने मुस्कुरा कर फ़रमाया कि आपने सुना नहीं, उनकी वफ़ात का क्या अच्छा माद्दए तारीख़ 'मिट्टी ख़राब' (1253 हिजरी) हाथ आया है।

यह सुन कर अ़ल्लामा अ़ली अ़ब्बास चिरैयाकोटी ने जवाब दिया कि वह तो ठीक है, लेकिन आप लोगों की अ़क़्ल जो उल्टी है, इस लिये इबारत भी उल्टी समझ में आई। अरे ह़ज़रत! वह मिट्टी ख़राब नहीं है, बल्कि **مات بخیر** (1253 हिजरी) अ़र्बी जुम्ला है।

(1) दमे चार यार, अज़ शैख़ अ़ली हुसैन चिरैयाकोटीः 29। मत़्बूआ़ सिद्दीक़ी प्रेस बनारस।

मौलवी मरहूम के इस बदीही और सुर्अ़ते इन्तिक़ाले ज़ेहनी पर कुल हाज़िरीन दंग होगए, यानी आपकी बात में लत़ीफ़ नुक्ता यह था कि मिट्टी ख़राब और مات بخير में हुरूफ़ बिल्कुल बराबर और यक्साँ हैं, सिर्फ़ उलट फेर का फ़र्क़ है। (1)

इस ह़वाले से मौलाना अ़त़ा रसूल अ़ब्बासी चिरैयाकोटी का एक वाक़ेआ़ यूँ बयान किया जाता हैः एक बार ऐसा इत्तेफ़ाफ़ हुवा कि माहे मुहर्रम जाड़े के अय्याम में पड़ा। और मौलाना अ़त़ा रसूल नवाब ताजुद्दीद हुसैन ख़ान कम्बूह शीआ़ के यहाँ चूँकि नाज़िमे रियासत थे, इस लिये नवाब बलिहाज़े मुरव्वत यह गवारा नहीं करता था कि क़ाज़ीये मम्दूह़ मजलिसे शुहदाए करबला से ग़ैर हाज़िर रहें, चूँकि इस से क़ब्ल क़ाज़ी साह़ब को किसी मजलिसे मातम में शरीक होने का इत्तेफ़ाक़ नहीं हुवा, इस लिये आप मजलिसे अ़ज़ा के रस्मो आदाब से क़त़्अ़न नावाक़िफ़ थे, चुनान्चे क़ाज़ी मौसूफ़ सुर्ख़ रंग का दो शाला ओढ़ कर मजलिस में तशरीफ़ ले आए।

> नवाब साह़ब तो कुछ न बोले, मगर उनके मुकर्रबीन में से एक मुँह लगे मुसाहि़ब ने क़ाज़ी मौसूफ़ से ख़ित़ाब करके कहाः वाह साह़ब वाह़! आप जैसा मतीनो अ़कल मन्द आदमी शुहदाए करबला की मजलिसे मातम में शाहिदाने त़नाज़ का सुर्ख़ लिबास पहन कर रौनक़ अफ़रोज़ हो? और ऐसे ग़म के मौसम में और सय्यदुश शुहदा के मातम की मजलिस में आप रंगीन लिबास पहन कर आए हैं।
>
> क़ाज़ी मौसूफ़ ने उ़ज़्र किया और फ़ौरन जवाब दियाः क़त़ए नज़र इसके कि हमारे मज़हब में यहूदो नसारा की त़रह़ रंजो ख़ुशी के इज़हार में रंगो बू को मुत़लक़ दख़ल नहीं है। ज़ाहिर है कि मैं अभी मर्तबा ख़ानी को नहीं पहुँचा, और न यहाँ मर्सिया ख़ानी के लिये आया हूँ, और फिर मेरे पास नवाबी का लिबास भी नहीं है, सिर्फ़ यही एक दोशाला है जिसको हर फ़सल और मजलिस में इस्तेमाल करता रहता हूँ.....।

---

(1) दमे चार यार, अज़ः शैख़ अ़ली हुसैन चिरैयाकोटीः 30। मत़बूआ़ सिद्दीक़ी प्रेस, बनारस।

इस जवाब पर मुतरिज़ साहब बजाए इसके कि चुप होजाते बर अफ़रोख़्ता होकर कहने लगेः हाँ हाँ अब तो क़ाज़ी व पाजी का ज़माना है क्यों न कहोगे?।

क़ाज़ी साहब ने जवाब दियाः बेशक अगर जनाब का इरशाद झूट नहीं तो अल्लाह का शुक्र है कि हम आप दोनों फ़रोग़ पर हैं, क्यों कि मैं तो क़ाज़ी ही हूँ। नवाब साहब यह लतीफ़ा सुन कर बेसाख़्ता हँस पड़े, और मुसाहिब को डाँट पिलाई। (1)

यूँही चिरैयाकोट की सबसे मशहूरो मारूफ़ शख़्सियत फ़ख़रुल उदबा अ़ल्लामा फ़ारूक़ अहमद अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (1327 हिजरी/1909ईस्वी) हैं, जिनकी वजह से चिरैयाकोट शुहरए आफ़ाक़ हुवा और दयारो अमसार में उसकी शुहरतो अ़ज़मत का फरेरा लहराया। इनके फ़िक्रो अ़क़ीदा का अन्दाज़ा आप इस से लगाएँ कि अ़ल्लामा मौसूफ़ ने मीलादो फ़ातिहा के तअ़ल्लुक़ से एक जानदार और लाजवाब किताब 'अनवारे सातिआ़ दर बयाने मौलूदो फ़ातिहा' पर एक ज़ोरदार तफ़सीली तक़रीज़ रक़म फ़रमा कर उसके अन्दर मुन्दरिजात से अपनी कुल्ली मुवाफ़िक़त का इज़हार फ़रमाया है।

अब सवाल यह है कि अगर यह किताब अ़ल्लामा मौसूफ़ के अ़क़इदो मामूलात से कुछ मुख़्तलिफ़ होती तो वह भला इस पर तक़रीज़ ही क्यों लिखते!, और अगर किताब के बाज़ मबाहिसो मसाइल से अ़ल्लामा को कोई इख़्तिलाफ़ होता तो वह यक़ीनन बरमला उसे बयान फ़रमा देते।

आज भी इ़ल्मी दुनिया में यह बात मुरव्वज है कि बहुत से तक़रीज़ निगार जब किताब के किसी मस्अले से मुत्तफ़िक़ नहीं तो बिला तकल्लुफ़ उसे लिख कर इस से अपनी अ़दमे मुवाफ़िक़त का इज़हार कर देते हैं, और फ़िर मुसन्निफ़ उसे यूँही बाक़ी रख कर तबा करा देता है, इस इ़ल्मी अमानत में ख़यानत का उसे कोई हक़ नहीं होता। तो फिर अ़ल्लामा फ़ारूक़ तो अ़ल्लामा फ़ारूक़ थे, अगर इस किताब के किसी मस्अले से उन्हें इख़्तिलाफ़ होता तो वह बिला ख़ौफ़े लौमत लाइम ज़रूर उसे ज़ब्ते तहरीर में लाते। चिरैयाकोटी उ़लमाए अहले सुन्नत का हर दौर में यह ख़ास्सा रहा है कि

---

(1) अ़ब्बासियाने चिरैयाकोट, क़लमीः 43 ता 44.....दमे चार यार, अज़ शैख़ अ़ली हुसैन चिरैयाकोटीः 28।

उन्होंने कभी किसी मुआ़मिले में किसी मुदाहिनत से काम नहीं लिया, जिसे सच जाना उसे सच कहा और झूट को हमेशा झूट बताया।

किताब 'अनवारे सातिआ़' में क्या है? यहाँ उसके मबाहिस की मुख़्तसर सी झलक पेश कर देना ख़ाली अज़ फ़ाइदा न होगाः मीलदुन्नबी सल्लल्लाहु अ़लैहि वसल्लम और सलातु सलाम के लिये क़याम का सबूत.....खाना और शीरीनी पर फ़ातिहा, नीज़ तीजा, चालीस्वाँ, और बर्सी वग़ैरा का सबूत.....मुख़ालिफ़ीने मीलाद के ऐतिराज़ात का जवाब......बिदअ़त की सैर हासिल बहस.....उ़र्स का जवाज़.....क़ब्र शरीफ़ पर दस्त बस्ता खड़ा होना.....अम्बिया व औलिया की रूहों का चलना फिरना और तसर्रुफ़ करना.....हुज़ूर सल्लल्लाहु अ़लैहि वसल्लम को बअ़ताए इलाही ग़ैब का इल्म होना.....कुबूरे मशाइख़ो उ़लमा पर कुब्बे बनाना.....और निदाए यारसूलल्लाह का जवाज़ वग़ैरा।

यह और इस त़रह़ की बहुत सी दूसरी इल्मी और मुतक़ेदाती बह़सें क़रीबन आठ सौ सफ़ह़ात पर इस में फैली हुई हैं। राक़िमुल हुरूफ़ की तस्हीलो तख़्रीज के साथ यह किताब हिन्दो पाक के कई मारूफ़ मकतबों से बार बार छप चुकी है, और आज मारकेट में बआसानी दस्तयाब भी है। आप इसका मुत़ाला करते जाएँ और समझते जाएँ कि मामूलातो अ़क़ाइदे अहले सुन्नत व जमाअ़त के तअ़ल्लुक़ से यही उ़लमाए चिरैयाकोट बिलखुसूस मौलाना मुह़म्मद फ़ारूक़ अ़ब्बासी चिरैयाकोटी के मुतक़ेदातो मामूलात भी रहे हैं।

इसके एलावा वहाबियों, सल्फ़ियों और ग़ैर मुक़ल्लिदों के रद में अ़ल्लामा मुह़म्मद मन्सूर अ़ली मुरादाबादी अ़लैहिर्रह़मा (1337ھ/1918ईस्वी) की तस्नीफ़ कर्दा जलीलुल क़द्र किताब 'फ़तहुल मुबीन फ़ी कशफे मकाइदे ग़ैरिल मुक़ल्लिदीन'–जो आज तक ग़ैर मुक़ल्लिदों के लिये खुला चैलेंज है और जिसका जवाब कई दहाइयों से उनके सरों पर क़र्ज़ है। इसका ज़मीमा मौलाना अ़ब्दुल अ़ली आसी मदरासी (1327ھ/1909) ने 'तम्बीहुल वहाबिय्यीन' के नाम से लिखा है, इस पर भी बहुत से उ़लमा व मशाइख़ के साथ मौलाना फ़ारूक़ अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने एक बड़ी ही जानदार और फ़िक्र अंगेज़ तक़रीज़ रक़म फ़रमाई है।

यह पूरी किताब ग़ैर मुक़ल्लिदों, सल्फ़ियों और वहाबियों के अ़क़ाइदो अफ़कार के रद्दो इब्ताल में लिखी है, जिस पर तक़रीज़ लिख कर मौलाना फ़रूक़ ने गोया वहाबिया व सल्फ़िया के नज़रियातो मुतक़ेदात की तर्दीद और इस किताब के मशमूलात से कुल्ली मुवाफ़क़त का इज़हार फ़रमा दिया है (1)

मुझे मुतबर ज़राए से यह भी मालूम हुवा कि मौलाना फ़ारूक़ साहब के नदवतुल उ़लमा से निकलने की एक वजह यह भी थी कि वह मीलाद ख़्वाँ थे, जहाँ भी रहे बज़्मे मीलाद मुंअ़क़्क़िद करते रहे, और अ़ज़मतो रिफ़अ़ते रसूले मक़बूल का फरेरा बुलन्द करते रहे। चुनान्चे नदवा में भी वह मीलाद किया करते थे, मगर नदवा के अरबाबे ह़ल्लो अ़क़्द को यह बात पसन्द न आई और उन्होंने मौलाना को इस से बाज़ रखना चाहा, तो मौलाना ने उन्हें दो टोक जवाब देते हुए नदवा को छोड़ना तो गवारा कर लिया, मगर मीलाद छोड़ने के लिये तैयार न हुए।

ऐसा इस लिये था कि आपने मिज़ाज सूफ़ियाना पाया था, और त़बियत पर तसव्वुफ़ का ग़लबा था, नीज़ अहले तसव्वुफ़ से आपके मरासिमो तअ़ल्लुक़ात भी बहुत गहरे थे, दयारे मशरिक़ के मशहूर सूफ़ी बुज़ुर्ग, अक़्लीमे रूहानियत के ताजवर, आ़लिमे आ़मिल, सूफ़िये कामिल आ़रिफ़ बिल्लाह मौलाना मुह़म्मद अ़ब्दुल अ़लीम आसी ग़ाज़ीपुरी (1335ھ).....क़ुदवतुल आ़शिक़ीन, इमामुल वासिलीन शाह जहाँगीर फ़ख़रुल आ़रिफ़ीन मौलाना मुह़म्मद अ़ब्दुल ह़यी चाटगामी (1339ھ) उ़म्दतुल मुह़क़्क़िक़ीन, निबरासुल मुतसव्विफ़ीन, अ़ल्लामा सय्यद शाह शुहूदुल ह़क़ चिश्ती अस्दक़ी (1331ھ).....और ज़ुब्दतुल आ़रिफ़ीन, शैख़ुल मशाइख़, अ़ल्लामा शाह ह़फ़ीज़ुद्दीन लत़ीफ़ी (1333ھ).....न सिर्फ़ आपके मुआ़सिरीन में हैं बल्कि आपके दाइरए अह़बाब और ह़ल्क़ए याराँ में भी शामिल थे। इन लोगों में मुआ़सिरत के साथ हुस्ने रिफ़ाक़त भी क़ाइम थी, और मरते दम तक बाक़ी रही। (2)

---

(1) तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये 'फ़तहुल मुबीन फ़ी कशफ़े मकाइदे ग़ैरिल मुक़ल्लिदीन के ज़ेल में तम्बीहुल वहाबिय्यीन' सः 534। मत़बूआ़, दारुल उ़लूम अ़लीमिया जम्दा शाही, यूपी। इण्डिया

(2) तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये, सह माही जामे शुहूद, बेहार शरीफ़–बाबत अप्रैल ता जून 2011 ईस्वी।

और फिर ऐसा क्यों न होता कि मौलाना फ़ारूक़ एक त़रफ़ तो चिराग़े रब्बानी मौलाना कामिल नुमानी वलीदपुरी से शर्फ़े मुसाहिरत (रिश्तए दामादी) रखते थे, जो अपने वक़्त में तसव्वुफ़ो रूहानियत की अथार्टी और उ़लूमे ज़ाहिरी व बातिनी का मुंतहाए कमाल तसव्वुर किये जाते थे, और दूसरी त़रफ़ खुद आपके मूरिसे आला अबुल जलाल मौलाना क़ाज़ी मख़दूम इसमाईल ह़सन अ़ब्बासी अ़लैहिर्रह़मा (बक़ौल मौलवी एह़सानुल्लाह अ़ब्बासी गोरखपुरी) शैखुल मशाइख़ ख़्वाजा नसीरुद्दीन मह़मूद चिराग़े देहलवी अ़लैहिर्रह़मा के साथ सिलसिलए इरादतो ख़िलाफ़त में बंधे हुए थे। (1)

तो ज़ाहिर है कि ऐसा क़ेरानुस्सादैन जिसका ख़मीर ही तसव्वुफ़ो मारेफ़त पर उठा हो अगर तसव्वुफ़ो रूहानियत के फ़राग़ो तौसीअ़ में अपना मौरूसी व मुसाहरती व मंसबी फ़रीज़ा सर अंजाम दे तो इसमें कौन सी तअ़ज्जुब की बात है!।

मज़ीद बर आँ ह़ाफ़िज़ शाह अबुल इस्ह़ाक़ भीरवी की 30 साला सुह़बत ने आपके अन्दर तसव्वुफ़ो मारेफ़त के असरारो रुमूज़ कूट कूट कर भर दिये थे, यूँही आपकी औलाद में भी इसका जलवा खूब नुमायाँ रहा।

अहलुल्लाह की मजलिस में बैठना और उनकी खुदा भाती बातें सुनना आपके निशात़े क़ल्बो रूह़ का बाइस तो था ही, बिसात़े तसव्वुफ़ से लिपटे हुए बाज़ मशाग़िल भी आपकी दिलचस्पियों का खुसूसी उ़नवान थे। बताया जाता है कि सेमा यानी क़व्वाली आपकी रूह़ की ग़ेज़ा थी, और आप इस से मह़ज़ूज़ होते थे। फ़न्ने मूसीक़ी में दर्जए इमामत पर फ़ाइज़ थे।

कहते हैं कि उ़लमा व उ़रफ़ाए ह़क़' सेमाअ़ के ज़ीने से बहुत से मक़ामात त़ै कर जाते हैं, मगर आप इस से भी दो क़दम आगे बढ़ कर सेमाअ़ बिल मज़ामीर के भी क़ाएल थे। यही वजह है कि जब फ़ख़रुल आ़रिफ़ीन अ़ल्लामा अ़ब्दुल ह़यी चाटगामवी अ़लैहिर्रह़मा ने मज़मीर के साथ सेमाअ़ के जवाज़ पर शुहरए आफ़ाक़ किताब 'तह़क़ीकुल मज़ाईर फ़ी सेमाइल मज़ामीर' लिखी तो दीगर बहुत से उ़लमा व मुह़क़्क़िक़ीन की आरा व

(1) *तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखें, तारीखुल इस्लाम, अज़ एह़सानुल्लाह अ़ब्बासीः स 544।*

तस्दीक़ात के साथ मौलाना फ़ारूक़ चिरैयाकोटी की मार्कतुल आरा और अदबी नज़ाकतों से मुरस्सा तक़रीज़ भी इस किताब का ह़िस्सा बनी। (1)

और मेरा तो विजदान कहता है कि मौलाना ने दारुल उ़लूम चिरैयाकोट की तारीख़ी सर ज़मीन को अपनी आख़िरी आराम गाह बनाने की बजाए धावाँ शरीफ़ के एक बे आबो गयाह इलाक़े में एक वली के क़दमों तले जो अपनी दाइमी क़याम गाह बनाने की वसीयत की तो शायद इसका एक बाइ़स यह भी रहा हो कि वहाँ हर वक़्त सेमाअ़ का समाँ बंधा होता है और मौलाना की रूह़ की तस्कीन इसी में हो कि अहलुल्लाह के क़दमों में पड़ा रहूँ और रूह़ हर वक़्त सेमाअ़ की लज़्ज़तों से शाद काम होती रहे।–वल्लाह तआ़ला आ़लम–

यही नहीं, आपके साह़बज़ादे शम्सुल उ़लमा अ़ल्लामा अमीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (प्रोफ़ीसर शुअ़बए अ़र्बी ढाका यूनिवर्सिटी बंग्लादेश) (1390ھ/1970ईस्वी) भी ता ह़यात एह़तिरामो अ़क़ीदत की वारफ़्तगी के साथ मीलादो क़याम किया करते थे। जनाब एह़सानुल्लाह अ़ब्बासी चिरैयाकोटी सुम्म गोरखपुरी के पोते जनाब अरमानुल्लाह अ़ब्बासी ने (जो अभी बा ह़यात हैं) अपने दौलत कदे पर एक निजी गुफ़्तगू के दौरान मुझे बताया कि मौलाना अमीन अ़ब्बासी जहाँ भी रहे बज़्मे मीलाद में शिरकत को अपने लिये सरमायए इफ़्तेख़ार समझते रहे, ह़त्ता कि ढाका यूनिवर्सिटी बंग्लादेश में भी आपके यह मामूलात कम न हुए और प्रोफ़ीसरी के दिनों में भी ज़ौक़ो शौक़ के साथ महाफ़िले मीलाद मुंअ़क़िद करते और उनमें शिरकत का भर पूर एहतिमाम किया करते थे।

इसकी ताईदो तौसीक़ में अ़ल्लामा मुफ़्ती जुहूरुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी का रिसाला 'सुबुलुस्सलाम फ़ी इस्बातिल मौलिदि वल क़याम' को पेश किया जा सकता है, जिसमें उन्होंने मह़फ़िले मीलाद के मुंअ़क़िद करने और सलातु सलाम के खड़े होकर पढ़ने के जवाज़ पर तफ़सीली गुफ़्तगू की है। इस किताब की तस्दीक़ करने वालों में जहाँ बहुत से उ़लमाए आलाम और मुफ़्तियाने ज़विल एह़तिशाम शामिल हैं वहीं शम्सुल उ़लमा मौलाना मुह़म्मद

---

(1) तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये: तह़क़ीक़ुल मज़ायीर फ़ी सेमाइल मज़ामीरः 71

अमीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी बिन मौलाना फ़ारूक़ अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (और मौलवी उवैस मियाँ अ़ब्बासी चिरैयाकोटी) भी शामिल हैं। (1)

लिहाज़ा अगर मौलाना के बेटों में या ख़नवादए अ़ब्बासिया में कोई मीलादो क़याम वग़ैरा का क़ाएल नहीं या मामूलाते अहले सुन्नत उसे एक नज़र नहीं भाते तो वह अपने अ़क़ाइदो नज़रियात पर नज़रे सानी की ज़हमत करे,, मुस्तनद उ़लमाए चिरैयाकोट–अलहम्दु लिल्लाह–सदियों से न सिर्फ़ मामूलाते अहले सुन्नत के क़ाएलो आ़मिल रहे हैं बल्कि अ़वामे चिरैयाकोट को इस राह पर लगा कर भी गए हैं। जो आज भी अपने बुज़ुर्गों के बताए हुए मस्लको अ़क़ीदा पर पाबन्दी के साथ गामज़न व कार बन्द हैं।

यह देखें आपके दूसरे हून्हार बेटे सैफ़ुल इस्लाम मौलाना यासीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (1344هـ/1926ईस्वी) हैं, जो ग़ैर मुंक़सिम हिन्दुस्तान की तारीख़ की सबसे बड़ी कान्फ्रेन्स, जिसकी सत्वतो शौकत का नज़ारा चश्मे फ़लक ने शायद कभी न देखा हो, और शायद कभी न देख सके। यानी 'आल इण्डिया सुन्नी कान्फ्रेन्स' की निज़ामत के फ़राइज़ अंजाम दे रहे हैं, जिसमें अकाबिरे उ़लमाए अहले सुन्नत के साथ बड़ी कसरत से आला ह़ज़रत मुजद्दिदे दीनो मिल्लत मुह़द्दिस बरैलवी (1340هـ/1921ईस्वी) के ख़ुलफ़ा व तलामिज़ा रौनक़े स्टेज थे, और कान्फ्रेन्स को कामयाबियों से हमकिनार करने में अपना बुनियादी किरदार अदा कर रहे थे।

इस कान्फ्रेन्स के अस्ल मुहर्रिक व रूहे रवाँ सदरुल अफ़ाज़ि मौलाना सय्यद नईमुद्दीन मुराद आबादी, और (मौलाना यासीन अ़ब्बासी के पीरो मुरशिद) सनूसिये हिन्द अमीरे मिल्लत शैख़ सय्यद जमाअ़त अ़ली शाह मुह़द्दिस अ़लीपुरी अ़लैहिर्रह़मा थे। और इस कान्फ्रेन्स का मक़सद इसके सिवा कुछ न था कि मामूलाते अहले सुन्नत का फ़रोग़ हो नीज़ मुसलमानाने हिन्द के ईमानो अ़क़ीदा को बद अ़क़ीदगी की बादे समूम से बचाया जा सके।

---

(1) तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये, 'सुबुलुस्सलाम फ़िल मौलिदि वलक़याम, मुसन्नफ़हः मुफ़्ती ज़ुहूरुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटीः सफ़ह़ा 37। मिल्लत प्रेस आज़मगढ़।

चुनान्चे इस तअ़ल्लुक़ से साहेबे ह़याते मख़दूमुल उ़लमा ने बड़े पते की बात लिखी है कि आल इण्डिया सुन्नी कान्फ्रेन्स की रुकनियत के लिये अहले सुन्नत होने की शर्त़ लगाई गई थी तो साथ ही 'सुन्नियत' की तारीफ़ो पहचान भी मुक़र्रर करदी गई, चुनान्चे हुज्जतुल इस्लाम, सदरुल अफ़ाज़िल ह़ज़रत (मौलाना सय्यद मुह़म्मद नईमुद्दीन मुराद आबादी) ने सुन्नी की पहचान के मुतअ़ल्लिक़ तह़रीर फ़रमायाः

> 'सुन्नी वह है जो **ما أنا عليه وأصحابی** पर ऐतिक़ाद रखता हो, और ह़ज़रत शैख़ अ़ब्दुल ह़क़ मुह़द्दिस देहलवी और बह़रुल उ़लूम फ़रंगी मह़ल्ली का मानने वाला हो, ज़मानाए ह़ाल के उ़लमा में ह़ज़रत मौलाना शाह इरशाद हुसैन साह़ब रामपुरी, ह़ज़रत मौलाना शाह फ़ज़्ले रसूल साह़ब बदायूनी, और ह़ज़रत मौलाना मुफ़्ती अह़मद रज़ा ख़ान साह़ब बरैलवी का मुतक़िद हो'। (1)

यही नहीं जामिआ़ फ़ारूक़िया बनारस में एक तारीख़ साज़ अ़ज़ीमुश शान इजलास हुवा जिसमें अ़माइदीनो अकाबिरीने क़ौमो मिल्लत शरीक हुए और अ़वामो ख़्वासे अहले सुन्नत को इमाम अह़मद रज़ा मुह़द्दिसे बरैलवी के नज़रियए ह़क़्क़ो सदाक़त और हुसामुल ह़रमैन के फ़िक्रो एतिक़ाद के मुत़ाबिक़ ज़िन्दगी गुज़ारने का रेजुलुशन पास हुवा तो इसकी तस्दीक़ो ताईद करने वाले उ़लमा में मौलाना यासीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी भी थे। अंजुमन इशाअ़तुल ह़क़ बनारस के रिकार्ड में जिन मशाइख़े किराम की दस्तख़त़ी ताईदात मौजूद हैं उनमें से एक उ़म्दतुल मुक़र्रिरीन, कुदवतुल फ़लसफ़िय्यीन ह़ज़रत मौलाना मौलवी मुह़म्मद यासीन साह़ब चिरैयाकोटी भी हैं। (2)

यूँही आला ह़ज़रत इमाम अह़मद रज़ा की क़ाइम कर्दा 'जमाअ़ते रज़ाए मुस्त़फ़ा' जिसकी शाख़ें हिन्दुस्तान के तूलो अ़र्ज़ में फैली हुई थीं, मुराद आबाद में इसकी एक शाख़ 'अंजुमन अहले सुन्नत' के नाम से भी क़ाएम थी,

---

(1) ह़याते मख़दूमुल औलिया, अज़ः मौलाना मह़मूद अह़मद क़ादरी रिफ़ाक़तीः 315। सोन बरसा, मुज़फ़्फ़रपुर, बिहार। 1421हिजरी

(2) तफ़्सील के लिये देखेंः मख़दूमे बनारस, अज़ मौलाना अ़ब्दुल मुजतबा सिद्दीक़ी रिज़वीः स 13।

जहाँ से दीनो सुन्नियत के तहफ़्फ़ुज़ो तौसीअ़ का मख़्तलिफ़ हैसियतों से मुतअ़द्दिद महाज़ों पर काम हो रहा था। इस अंजुमन के सदरुस सुदूर अ़ल्लामा सदरुल अफ़ाज़िल सय्यद नईमुद्दीन और नाज़िमुल उमूर मौलाना यासीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी थे। (1)

यूँही हिन्दुस्तान की चोटी की कान्फ़्रेन्सों में मौलाना यासीन इस्लामियाने हिन्द के ईमानो अ़क़ीदा को घनी छाँव अ़ता करते और उन्हें कुफ़्रो शिर्क की बादे समूम से बचाते नज़र आते हैं।

हफ़्ता वार 'अलफ़क़ीह' अमरितसर जो उस दौर का सबसे मक़बूल और इकलौता अख़बार तसव्वुर किया जाता था और ग़ैर मुंक़सिम हिन्दुस्तान के अह़नाफ़ सुन्नियों का सबसे बड़ा इ़ल्मी व फ़िक्री आरगन था, जिसमें मशाहीरे अहले सुन्नत और अकाबिरीने मिल्लत के अफ़कारो इफ़ादात शाए होते रहते थे और बद मज़हबों ख़ुसूसन वहाबिया, शीया, सल्फ़िया, नेचरी, ग़ैर मुक़ल्लिदीन, अहलेह़दीस, और अहले कु़रआन (चकड़ालवी) वग़ैरा की डंके की चोट पर तर्दीद की जाती थी, मौलाना यासीन अ़ब्बासी न सिर्फ़ उसके मुअ़ज़्ज़ज़ क़ारिईन में से थे बल्कि उसकी तश्जीओ़ तौसीअ़ और तर्वीजो इशाअ़त में हमा दम कोशाँ भी रहते थे। साथ ही बद अ़क़ीदगी व फ़िक्री आवारगी की तर्जमानी करने वाले अख़बारातो रसाइल की रोक थाम करने में भी अपना क़ाइदाना किरदार अदा करते थे। (तफ़सीलो तह़क़ीक़ अलफ़क़ीह अमरितसर नीज़ तज़किराए उ़लमाए चिरैयाकोट में देखी जा सकती है)

आपके तीसरे साह़बज़ादे अबुल मआ़नी मौलाना मुबीन कैफ़ी चिरैयाकोटी (1376ھ/1956ईस्वी) भी इस मैदान में अस्लाफ़े उम्मत, अपने वालिदे गिरामी और बिरादराने नामी के शाना ब शाना नज़र आते हैं। आपके दीवान 'मैकदए कैफ़ी' में ऐसे बहुत से अशआ़र हैं जिनसे अ़क़ाइदे ह़क़्क़ा और मामूलाते अहले सुन्नत की भर पूर तर्जमानी होती है। तसव्वुफ़ो रूहानियत–जिसे इस दौर में बाज़ मज़हबी इन्तिहा पसन्द फ़िर्क़ों की जानिब से शजरे मम्नूआ़ क़रार दिया जाने लगा है।

---

(1) तफ़सीलो तह़क़ीक़ के लिये देखिये, हफ़्ता वारी अख़बार 'अलफ़क़ीह' अमरितसरः 21 फ़रवरी, 1917 ईस्वी। सः 6 ता 7

इन असातीने चिरैयाकोट की घुट्टियों में पड़ी हुई थी। और ज़िन्दगी के किसी मेड़ पर यह इस से दामन कश दिखाई नहीं देते बल्कि अपनी हर कामयाबी और सुर्ख़ रूई को बुज़ुर्गों के क़दमों की बरकत और उनकी दहलीज़े मज़ार को क़रार देते हैं।

दबिस्ताने चिरैयाकोट ने जिस त़रह़ उ़लूमे ज़ाहिरी के फ़रोग़ में अपना ज़िम्मेदाराना किरदार अदा किया है, यूँही उ़लूमे बात़िनी यानी तसव्वुफ़ो मारेफ़त की तर्वीजो तौसीअ़ में भी उसकी मुख़्लिसाना कोशिशें अहले इ़ल्म पर आशकार हैं। आ़ली मर्तबत जनाब ह़ाफ़िज़ अ़ली ह़सन साह़ब 'मैकदए कैफ़ी' के मुक़द्दमे में इस ह़क़ीक़त को बे ग़ुबार करते हुए रक़म त़राज़ हैं:

सह़बानुल हिन्द ह़ज़रत अ़ल्लामा कैफ़ी चिरैयाकोटी का ख़ान्दान और ज़ात जिस त़रह़ फ़ज़्लो कमाल का आफ़ताब मशहूर है उसी त़रह़ मुल्के तसव्वुफ़ो त़रीक़त की ताजदारी भी इस ख़ान्दान का त़ुर्रए इम्तियाज़ है। जिस त़रह़ मुल्क का गोशा गोशा उ़लमाए चिरैयाकोट के फ़ुयूज़ो बरकात से मालामाल है इसी त़रह़ बरकाते तसव्वुफ़ से भी मुनव्वरो दरख़शाँ है........। गोया मौलाना कैफ़ी के ख़ान्दाने त़रीक़तो शरीअ़त के दो समन्दरों ने बर्रे आज़म हिन्दुस्तान को घेर लिया है'। (1)

अ़ल्लामा कैफ़ी ने ताजदारे वलीदपुर, शहंशाहे कलियर, सुल्त़ाने कछौछा मुक़द्दसा, और अजमेर व वालिये अजमेर ख़्वाजा ग़रीब नवाज़ अ़लैहिमुर्रह़मतु वर्रिज़वान वग़ैरा की शानहाए अ़ज़मत निशान में बहुत सी दिल छूती मंक़बतें रक़म की हैं, जिन्हें आरास के मौक़ों पर धूम धाम से पढ़ा और अ़क़ीदत के कानों सुना जाता था। 'मैकदए कैफ़ी' के मुरत्तिब ह़ाफ़िज़ अ़ली ह़सन के बक़ौल:

> आस्तानए वलीदपुर के एलावा अजमेर शरीफ़, कलियर शरीफ़ और दूसरे मशहूर उर्सों की मह़फ़िले सेमाअ़ में मौलाना मौसूफ़ का कलाम (हिन्दी, फ़ार्सी, उर्दू) कैफ़ो जज़्बात की मै दो आतिशा बनता रहता है। शाइक़ीन की ह़ालत यह थी कि अगर कहीं

(1) *तफ़सील के लिये देखिये, मैकदए कैफ़ी, ह़ाफ़िज़ अ़ली ह़सन, मुक़द्दमा, अलिफ़, बे, जीम, शान्ती प्रेस, इलाहाबाद। 1929 ईस्वी*

किसी से कोई मिस्रा या शेर सुन लेते थे तो बेताब होकर सफ़हए दिल पर नक़्श कर लिया करते थे'। (1)

'मैकदए कैफ़ी' में अजमेर मुक़द्दस की अ़ज़्मतो रिफ़अ़ते शान के ह़वाले से लिखी हुई मौलाना की एक नज़्म के चन्द अशआ़र मुलाहि़ज़ा करते चलें

कह रही है ठण्डी ठण्डी यह हवा अजमेर की
किश्ते दिल पर है बरसने को घटा अजमेर की
नूर आँखों का हुवा जाता है गुम्बद पर निसार
मिलती जुलती है मदीने से फ़ज़ा अजमेर की
आफ़ताबे लुत्फ़ है ह़ाजत रवाए ख़ासो आ़म
हर त़रफ़ मोती लुटाती है ज़्या अजमेर की

और ह़ज़रत ख़्वाज ग़रीब नवाज़ की शान में कही गई मंक़बत के दो शेर भी देखें

त़ैबा ज़रा दिखादो बन्दा नवाज़ ख़्वाजा
मूसा मुझे बनादो बन्दा नवाज़ ख़्वाजा
जो ग़म है दिल में इस से अब जान पर बनी है
इस दर्द की दवा दो बन्दा नवाज़ ख़्वाजा

सरे दस्त हमने अपने दावे को आशनाए दलील करने की ग़रज़ से मह़ज़ एक मंक़बत के ज़िक्र पर इक्तिफ़ा किया है, तफ़सील के लिये मौलाना के दवावीनो कुल्लियात मुलाहि़ज़ा किये जा सकते हैं। बहर ह़ाल! इस से मौलाना की ख़ुश एतिक़ादी, कैफ़ियते बाति़नी और बुज़ुर्गों के तईं आपकी मह़ब्बतो एह़तिराम का गोशा बिल्कुल बे ग़ुबार होकर सामने आगया है, लिहाज़ा अगर आज मौलाना के ख़ान्दाने अ़ब्बासिया से होने का दावा करने वाले बाज़ ख़ुश्क लोगों को यह सब बातें शिर्को बिदअ़त नज़र आती हों और तसव्वुफ़ो मारेफ़त से अल्लाह वास्ते का बैर हो तो ख़ुदा रा वह अपने नौपैद नज़रिये पर नज़रे सानी की ज़ह़मत फ़रमा कर 'पेवस्ता रह शजर से उम्मीदे बहार रख' के मिस्दाक़ बनें, बदनामिये आबाओ अज्दाद के मुर्तकिब न हों। और अल्लाह ही तौफ़ीक़े हिदायत अ़ता फ़रमाने वाला है।

---

(1) मैकदए कैफ़ी, ह़ाफ़िज़ अ़ली ह़सन, मुक़द्दमा, सीन। मत़्बूआ़ शान्ती प्रेस, इलाहाबाद। 1929 ईस्वी

क़सीद–ए–बुर्दा शरीफ़ जिसे हर दौर में अकाबिरीन व असातीने अहले सुन्नत ने हि़र्ज़े जाँ बनाया और अपने मामूलात में शामिल रखा, और जिसकी क़ेराअतो समाअ़त ढेरों बरकात का मूजिब रही है और उम्मत में सदियों से ज़ौक़ो शौक़ से पढ़ा और सुना जाता रहा है, अब सऊ़दी उ़लमा और उनके एजेन्टों ने न सिर्फ़ इसे नाजाइज़ो ह़राम क़रार दिया है, बल्कि सऊ़दी के कुतुब ख़ानों से भी इसे हमेशा के लिये निकाल बाहर किया है, उस क़सीदा बुर्दा के अशआ़र का इस्तेमाल अ़ल्लामा इ़नायत रसूल अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (1320ھ / 1902 ईस्वी) ने अपनी शुहरए आफ़ाक़ किताब 'बुशरा' में कसरत से किया है।

एलावा बरीं इस्तेग़ासे का यह शेर भी हर दोसरे तीसरे सफ़ह़े पर मौलाना फ़र्ते अ़क़ीदत और वुफ़ूरे जज़्बाते मह़ब्बत में रोलते नज़र आते हैं

عليك سلام الله يا أكرم الورىٰ
ومن هو في الدارين للخلق شافعٌ☆

यूँही मौलाना मुफ़्ती ज़ुहूरुद्दीन अह़मद अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने भी मीलादो क़याम के तअ़ल्लुक़ से किये गए एक सवाल के जवाब में 'सुबुलुस्सलाम फ़िल मौलिदि वल क़याम' नामी पूरी एक किताब ही लिख दी है। और इसमें मुतक़द्दिमीन उ़लमा व फ़ुक़हा की इ़बारतों से यह साबित किया है कि मीलादुन्नबी मनाना और उसके लिये क़यामे ताज़ीमी करना न सिर्फ़ जाइज़ बल्कि कारे सवाब है।

मेरा विज्दान कहता है कि अगर मुफ़्ती ज़ुहूरुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी का यह मस्लको मौक़िफ़ न होता तो वह कभी भी मीलादो क़याम के जवाज़ का फ़तवा न देते, ख़ामूश रह जाते या उसके नाजाइज़ होने का फ़तवा दे डालते!। क्या बाज़ कज तबअ़ उ़लमा और अंग्रेज़ दोस्त मुल्लाओं ने मीलाद को नाजाइज़ो बिदअ़त नहीं लिख मारा है?, मागर चूँकि यह मौलाना की ख़ान्दानी तारीख़ी रिवायात और तारीख़ी तसलसुल के ख़िलाफ़ था, इस लिये

☆ *बुशरा, अज़ मौलाना इ़नायत रसूल अ़ब्बासी चिरैयाकोटी, मत़्बूआ़ शिरवानी प्रेस, अ़लीगढ़।*

मीलादो क़याम के जवाज़ का फ़तवा देकर उन्होंने मकीने गुम्बदे ख़ज़रा ﷺ की रज़ा जूई नीज़ ख़ुद को उसी शजरे साया दार' से जोड़े रखने की सई़ये मश्कूर की है।

इसी त़रह़ ख़ित़्ते के नामवर आ़लिमो फ़ाज़िल मौलाना नज्मुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी (1307ھ/1890 ईस्वी) ने मीलादे मुस्त़फ़ा ﷺ की अहमियतो अ़ज़मत पर मुश्तमिल एक शानदार मंज़ूम किताब 'ख़म्सए मुह़म्मदिया' के नाम से तस्नीफ़ की, जो नवल किशोर लखनऊ से 1871 ईस्वी/1288 हिजरी में ज़ेवरे त़बाअ़त से आरास्ता होकर मंज़रे आ़म पर भी आ चुकी है। इस किताब की सत़र सत़र से मौलाना की ख़ुश एतिक़ादी अ़याँ है, और अ़याँ रा चे बयाँ!। (1)

और फिर मौलाना मुह़म्मद मुह़सिन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी की ख़ुश अ़क़ीदगी और इश्क़े नबी में शेफ़्तगी व वाराफ़्तगी का क्या कहना!। वह न सिर्फ़ नात गो शाएर थे, बल्कि फ़रोग़े नात के लिये उन्होंने अपनी ज़िन्दगी का लम्ह़ा लम्ह़ा वक़्फ़ कर रखा था। ज़ाते मुस्त़फ़वी से फ़क़त़ इ़श्क़ो मह़ब्बत का दावा ही न था बल्कि अ़मली त़ौर पर वह हर साल जश्ने मीलादुन्नबी ﷺ का बड़े तुज़्को एह़तिशाम के साथ आला पैमाने पर इनए़क़ाद किया करते थे। और ह़ाज़िरीन को जहाँ शीरीनी बाँटते थे, वहीं अपने मत़्बूआ़ नातिया कलाम से भी नवाज़ते।

अभी ह़ाल ही में मौलाना के पोते जनाब आ़मिर अ़ब्बासी गोरखपुरी से एक निजी मुलाक़ात के दौरान मौलाना का जहाज़ी साइज़ का क़लमी दीवान देखने का इत्तेफ़ाक़ हुवा। बिला मुबालग़ा इसमें सैकड़ों मनाक़िबो क़साइद (पचासों अशआ़र पर मुश्तमिल) ह़ज़रत सय्यदना शैख़ अ़ब्दुल क़ादिर जीलानी बग़दादी, ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती अजमेरी, चिराग़े रब्बानी मौलाना कामिल नुमानी वलीदपुरी वग़ैरहुम की ह़याते ताबाँ व ख़िदमाते फ़रावाँ पर बिखरे हुए नज़र आए, जिनमें कसरत से बुज़ुर्गों और अहलुल्लाह से तवस्सुल व इस्तिग़ासे के अशआ़र नज़्म किये गए हैं।

☆ *तफ़सील के लिये देखिये, ख़म्सए मुह़म्मदिया, मौलवी नजमुद्दीन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी, मत़्बूआ़ मुंशी नवल किशोर, लखनऊ।*

नीज़ यह कि फ़तावा आ़लमगीरी जो न सिर्फ़ ह़न्फ़ी फ़िक़्ह व फ़तावा का अ़ज़ीमुश्शान इन्साईक्लोपीडिया और रहती दुनिया तक याद रखा जाने वाला एक मब्सूत़ फ़िक़्ही शाहकार है बल्कि यह हमारे अ़क़ाइदो नज़रियात और मामूलाते अहले सुन्नत को मुदल्ललो मुबहरन करके रख देने वाला एक ना क़ाबिले फ़रामोश क़ामूस भी है। तारीख़ हमें बताती है कि इसकी तर्तीबो तदवीन में दीगर बहुत से जय्यिद व मुम्ताज़ उ़लमा व फ़ुक़हा के साथ चिरैयाकोट की सर ज़मीन से उठने वाले एक मुफ़्ती व फ़क़ीह मुल्ला मुह़म्मद ह़ामिद अ़ब्बासी चिरैयाकोटी भी शामिल थे। इस मजमूआ़ फ़तावा में अ़क़ाइदो मामूलाते अहले सुन्नत को बड़े दो टोक अन्दाज़ में बयान किया गया है, और ऐसी बहुत सी चीज़ें जिसे आज बाज़ कम इ़ल्म अपनी ख़ुद साख़्ता शरीअ़त की वजह से शिर्को बिदअ़त से ताबीर करते हैं, इसमें उन्हें रूहे इस्लाम और ऐ़ने अदब बताया गया है। इस से भी यहाँ के उ़लमा व मशाइख़ की रास्त फ़िक्री और सालिहुल एतिक़ादी का अन्दाज़ा होता है।

यूँही चिरैयाकोट के उजड़ते हुए दौर के आख़िरी आ़लिमे रब्बानी अ़ल्लाम अह़मद मुकर्रम अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने अपनी एक इस्तिग़ासाती मंक़बत लिखी है जिस में यूसुफ़े किनआ़ँ अ़लैहिस्सलाम के एलावा पीराने पीर दस्तगीर ख़ुसरवे जीलाँ शैख़ अ़ब्दुल क़ादिर बग़दादी अ़लैहिर्रह़मा से मदद त़लब की है इस से यह अन्दाज़ा कर लेना कुछ भी मुश्किल नहीं है कि वह अहलुल्लाह और औलियाए किराम से तवस्सुलो इस्तिमदाद के न सिर्फ़ क़ाएल थे बल्कि उस पर अ़मिल भी, इस्तिग़ासे के एक मक़ाम पर फ़रमाते हैं

नावे उम्मीदे मुकर्रम ब तबाही उफ़्ताद
ग़ौसे पीराँ मददे ख़ुसरवे जीलाँ मददे

यानी अह़मद मुकर्रम की उम्मीदो आस की कश्ती तबाही व हलाकत के भँवर में आ फँसी है। तो ऐ ग़ौसे आज़म पीराने पीर मेरी इम्दाद कीजिये। ऐ शाहे जीलाँ (इस मुश्किल घड़ी से) मुझे निजात दिलवाइये।

मज़कूरा बाला ह़क़ाइक़ो शवाहिद ने इस ह़क़ीक़त को बिल्कुल बेग़ुबार कर दिया कि मजमूई त़ौर पर उ़लमाए चिरैयाकोट के अन्दर फ़िक्रो एतिक़ाद की वही रौशनी थी जो अस्लाफ़े किराम की यादगार और अइम्मए आलाम का तुर्रए इम्तियाज़ रही है। यही वजह है कि उ़लमाए चिरैयाकोट की बाज़ तसानीफ़ दीगर मौज़ूआ़त के एलावा मामूलातो मुतक़ेदाते अहले सुन्नत की ताईदो तौसीक़ में भी नुमायाँ त़ौर पर पाई जाती हैं।

अ़लावा बरीं मौलवी मुह़म्मद नबी अ़ब्बासी चिरैयाकोटी ने अपने आबाओ अज्दाद से मंक़ूलो मुतवारिस' चिरैयाकोटी उ़लमा व फ़ुज़ला के नसब नामों पर मश्तमिल अपनी मुस्तनद किताब 'अह़सनुल अन्साब बनुल अ़ब्बास' के इख़्तिताम पर कुछ क़ीमती नसाएह़ व वसाया अ़ब्बासी बिरादरान के लिये क़लम बन्द की हैं, इस उम्मीद के साथ कि वह और उनकी आने वाली नस्लें उनसे इस्तिफ़ादा करके सरफ़राज़ी व सुर्ख़रूई ह़ासिल करें, और उनको अ़मली रंग देकर अपने दरख़शिन्दा माज़ी से ख़ुद को मर्बूत़ रख सकें। वसाया की बाज़ शिक़ें बहुत ही अहम हैं, जुम्ला वसाया को हमने 'तज़किरए उ़लमाए चिरैयाकोट' में तफ़सीलन नक़ल कर दिया है, मगर यहाँ मौक़ा की मुनासिबत से सिर्फ़ एक वसीयत पर इक्तिफ़ा किया जाता है। दफ़ा नम्बर 22 मौलवी मौसूफ़ फ़रमाते हैं:

> 'ख़ान्दान के बुज़ुर्गों, अ़ज़ीज़ों, नीज़ अम्बिया व सालिहीन की नज़रो नियाज़ को कभी न छोड़ना। यह क़दीम ज़माने से हमारे ख़ान्दान में सालाना और तारीख़ी दस्तूर चला आरहा है। मेरे वालिदे बुज़ुर्गवार और अ़म्मे मुह़तरम शैख़ मुह़म्मद अ़ली साह़ब मरहूम की यही वसीयत है, लिहाज़ा जिस त़रह़ कि यह मामूलात जारी हैं बदस्तूर होते रहें'......।

इन सब पर मुस्तज़ाद यह कि यहाँ के उ़लमा व मशाइख़ो सूफ़िया के नामों की फ़ेहरिस्त पर नज़र डालने से भी उनकी ख़ुश अ़क़ीदगी का बख़ूबी पता चलता है। मसलन कई एक उ़लमा और बुज़ुर्गों के अस्मा इस त़रह़ मिलेंगे: अ़ब्दुर्रसूल, अ़त़ा रसूल, ग़ुलाम रसूल, अ़त़ा हुसैन, नबी बख़्श, पैग़म्बर बख़्श, ग़ुलाम ग़ौस, ग़ुलाम हुसैन, ग़ुलाम चिश्ती, ग़ुलाम मुह़युद्दीन, इ़नायत हुसैन, और इ़नायत रसूल वग़ैरा।

ऐसे नामों को इस दौर के बाज़ नाम निहाद मुफ़्तियों ने नाजाइज़ क़रार दिया है, मगर ग़ौर त़लब बात यह है कि अगर यह नाम सही न होते तो यह इ़ल्मो फ़ज़्ल के पहाड़ और मैदाने शरीअ़तो त़रीक़त के शहसवार उ़लमा व मशाइख़ भला उन्हें कैसे बर्दाश्त करते!, फ़ौरन तब्दील न फ़रमा देते, ह़ालाँकि आज भी उनकी शुहरत उन्हीं मज़कूरा नामों से किताबों में मिलती है।

इस्तीआ़ब व तफ़सील मक़्सूद नहीं, वर्ना तलाशो तह़क़ीक़ से फ़िक्रो एतिक़ाद के मज़ीद गोशे आशकार किये जा सकते थे, लेकिन आ़क़िलो दाना के लिये इशारा काफ़ी हुवा करता है। तो क़ारिईने किराम! मजमूई़ त़ौर पर यह थे उ़लमाए चिरैयाकोट के अ़क़ाइदो मामूलात जिनकी वह पूरी ज़िन्दगी लोगों को तालीम देते रहे और ख़ुद भी उन पर अ़मल पैरा रहे।

नई पौद नई सोच

छाए रह़मत की घटा, कौसरो ज़म ज़म बरसे
आरज़ू है वही बरसात का मौसम आए

एक त़वील वक़्फ़े के बाद आज ख़ानवादए अ़ब्बासिया चिरैयाकोट से एक बार फिर अहले इ़ल्म की कुछ धमक सी मह़सूस हो रही है। कई दहाईयों का जमूद टूटा तो कुछ नौजवान फ़ुज़ला मामूरए वजूद में आए। यह अम्र हमारे लिये जितना ख़ुश आइन्द है उतना ही ग़ैर इत़मीनान बख़्श भी, क्यों कि उसूल यह है कि 'पेवस्ता रह शजर से उम्मीदे बहार रख'। तो जब शजर' साया दार बल्कि रश्के बाग़ो बहार हो तो यक़ीनन उस से वाबस्तगी ही हर फ़लाह़ो ज़फ़र का अव्वलीन ज़ीना क़रार पाएगी।

लेकिन इस ख़ानवादे से सरे दस्त उठने वाले अहले इ़ल्म का सर रिश्ता बज़ाहिर माज़ियो ह़ाल के उ़लमाए चिरैयाकोट की ख़ुश अ़क़ीदगी से ग़ैर मरबूत़ नज़र आ रहा है। नीज़ उनकी दावतो तब्लीग़, और उनके अफ़कारो नज़रियात बता रहे हैं कि वह अपने आबाओ अज्दाद की सच्ची रविशे आ़लिमाना व सूफ़ियाना पर क़ाइम नहीं, और उनके मस्लको एतिक़ाद से उनका इन्ह़िराफ़ साफ़ अ़याँ है। नतीजतन उनकी तब्लीग़ (नहीं बल्कि तफ़रीक़) के बाइ़स चिरैयाकोट की वह़दत' पारा पारा हो रही है, और अ़वाम दो पाटों में बटे जारहे हैं।

राहे इत्तेहाद

उ़माए चिरैयाकोट के अ़क़ाइदो नज़रियात इजमालन ऊपर बयान कर दिये गए हैं। अब ज़ाहिर है कि अ़ब्बासियाने चिरैयाकोट के अख़्लाफ़ो अहफ़ाद होने का दावा करने वालों में अगर किसी ने इन मामूलात का इनकार किया, या उन्हें बिदअ़त क़रार दिया, तो यह इस बात का खुला सबूत है कि वह अपने अस्लाफ़ की रविश से मुंहरिफ़ और उनके मुतक़ेदात से बाग़ी होगए हैं, और शायद ऐसा ही है, इसी लिये तो अब उन्हें न मीलादुन्नबी ﷺ की महफ़िलें भाती हैं..... न क़यामे ताज़ीमी के लिये उनके पाँव उठते हैं......, फ़ातिह़ व चालीस्वाँ से भी बेज़ार होगए हैं......, और मामूलाते अहले सुन्नत की हर चीज़ पर शिर्को बिदअ़त का फ़तवा दाग़े जारहे हैं......, अहलुल्लाह से अ़क़ीदत का भ्रम भी जात रहा......, तवस्सुलो इस्तिमदाद वह क्या जानें......, निदाए यारसूलल्लाह' उनके ह़लक़ का काँटा बन गया......., और अ़ताए इ़ल्मे ग़ैबे रसूल के भी वह इनकारी हो बैठे हैं....।

अलग़रज़! ऐसा महसूस होता है कि वह पूरे त़ौर पर सलफ़ियतो वहाबियत के ज़ेरे असर हैं, और वहाबी तह़रीक के शाना बशाना चल रहे हैं, उसमें बढ़ चढ़ कर ह़िस्सा ले रहे हैं, और उनके नौ पैद अफ़कारो अ़क़ाइद की तर्वीजो इशाअ़ में अपना 'दाइ़याना' और अपने आबाओ अज्दाद के मामूलातो नज़रियात की तब्लीग़ो तौसीअ़ में 'बाग़ियाना' किरदार अदा कर रहें हैं। काश! वह यह समझ पाते कि उनके आबाओ अज्दाद क्या थे, और यह लोग अब क्या हैं और इन्हें क्या और कैसा होना चाहिये?।

अल्लाह जल्ल मज्दहु का बेपायाँ शुक्रो एहसान है कि उसने मुझ ह़क़ीरो नातवाँ को उ़लमाए चिरैयाकोट पर काम करने का शुऊ़रो शरफ़ बख़्शा और आज कई दर्जन ऐसे उ़लमा व मशाइख़े चिरैयाकोट की ह़यातो ख़िदमात को मंज़रे आ़म पर लाने का मुझे एज़ाज़ ह़ासिल होरहा है, जिनको तारीख़ ने अपने ज़ोअ़्म में दफ़न करके अपने हाथ से मिट्टी तक झाड़ली थी....लोग क्या जाने तज़किरा निगारी व सीरत नवेसी को!, इस पानी पित्ता कर देने वाले काम का सही अन्दाज़ा बस उसी को हो सकता है जिसने इस दश्ते मुग़ीलाँ की पैमाई की हो, वर्ना तक़रीरो तह़रीर के ज़रिया इसकी सोऊ़बतों और जाँ गुदाज़ियों का बयान मुम्किन नहीं!।

हमने अल्लाह की तौफ़ीक़ो इनायत से सिर्फ़ मौलाना फ़ारूक़ अह़मद अ़ब्बासी चिरैयाकोटी का तज़किरा अस्सी (80) सफ़ह़ात में और उनके एक ग़ैर मारूफ़ साह़बज़ादे मौलाना यासीन चिरैयाकोटी की ह़यातो ख़िदमात को चालीस (40) सफ़ह़ात में क़लम बन्द किया है, अ़ल्लामा मुबीन कैफ़ी और शम्सुल उ़लमा मौलाना अमीन तो मशाहीरे रोज़गार से हैं, इनके तज़किरे ख़ासे तफ़सीली हैं।

याद रहे कि सिर्फ़ बड़ों का बेटा होने से कोई बड़ा नहीं होजाता, अस्ल बड़ाई इ़ल्मो कमाल और ईमानो अ़क़ीदे की बड़ाई होती है। ऐसी औलाद उस वक़्त बड़ी मानी जाती है जब वह अपने अस्लाफ़ के नक़्शे क़दम पर चले और ज़माने में उनकी तालीमातो नज़रियात को आ़म करके रख दे, वर्ना सिर्फ़ बुज़ुर्गों की बैसाखी का सहारा लेकर उड़ने वाले लोग बहुत जल्द ज़मीन पर आजाते हैं, और दुनिया उन का इ़बरतनाक अंजाम देखती है।

यूँही बुज़ुर्गों का शजरए नसब लेकर ढोने से भी कोई बड़ा नहीं होजाता, और न उस शजरए नसब की वजह से उसका उस बुज़ुर्ग से सही तअ़ल्लुक़ और ह़क़ीक़ी रिश्ता क़ाइम हो सकता है। अगर ऐसा ही होता तो फिर ह़ज़रते नूह़ अ़लैहिस्सलाम के नाफ़रमान बेटे के पास भी ओरीजिनल शजरए नसब था, जिसे वह लेकर घूमता था, और ज़माना यही जानता था कि यह नूह़ का बेटा है, और ख़ुद ह़ज़रते नूह़ ने भी उसे अपना बेटा ही कह कर बुलाना चाहा था कि ग़ैब से आवाज़ आई, ऐ नूह़ः إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ

यानी ये आपका बेटा नहीं। जब इसका ईमानो अ़क़ीदा ही आपसे मेल नहीं खाता तो क्या बेटा बना फिरता है, रिश्ते तो ईमानो अ़क़ीदे की असास पर क़ाइम होते हैं, यह बे बुनियाद व बेईमान तो इस से पूरा पूरा मह़रूम है। इस से पता चला कि मह़ज़ शजरे ढोने से इन्सान की निस्तब क़ाइम नहीं होती बल्कि अ़क़ीदा व अ़मल में यक्सानियत और फ़िक्रो रविश में हम आहंगी निस्बतो तअ़ल्लुक़ के क़याम का सबब बनती है।

तह़दीसे नेमत के त़ौर पर कहता हूँ कि अल्लाह की तौफ़ीक़ो नुसरत से इस वक़्त मेरे पास कोई पचास से ज़ाइद' उ़लमाए चिरैयाकोट की कुतुब व रसाइल मौजूद हैं। उनमें बाज़ मत़्बूआ़ हैं जबकि अक्सर ग़ैर मत़्बूआ़ और क़लमी हैं। अल्लाह ने चाहा तो बहुत जल्द यह सरमाए कई जिल्दों में तब़अ़ होकर मंज़रे आ़म पर आएँगे, और उ़लमाए चिरैयाकोट की किताबों से आप

पर ज़ाहिर हो जाएगा कि वह किन अ़क़ाइदो नज़रियात के ह़ामिल थे और आज उनसे अपना नस्ली रिश्ता जोड़ने वाले किस वादी में भटक रहे हैं!!!।

शायद अ़ल्लामा अ़ह़मद मुकर्रम अ़ब्बासी चिरैयाकोटी को इसका कुछ एह़सास हो चला था, इस लिये जाते जाते वह बड़े पते की बात फ़रमा गए

बे इ़ल्म कसे हस्त कि बद तर ज़ पेसर अस्त
बे जास्त हमा फ़ख़्रे नसब रा व ह़सब रा
बद नामिये आबाई शवद शुहरए आफ़ाक़
औलाद न दानन्द अगर अख़्लक़ो अदब रा

यानी ज़ेवरे इ़ल्म से आ़री बेटा बद तरीन इन्सान है। उसे यह ज़ेब नहीं देता कि महज़ अपने ह़सबो नसब की बलन्दी पर फ़ख़्रिया इतराता फिरे। और अगर औलाद अख़्लाक़ की सही क़द्रों से नावाक़िफ़ और शेवए अदब से बे बहरा होतो अपने आबाओ अज्दाद की जग हँसाई का सबब बन जाती है।

अ़र्बी का एक ज़बान ज़दे ख़ासो आ़म मक़ूला है:

الولـد الحـر يقتدى بآبـائه الغر .

यानी शरीफ़ुत्तबा आज़ाद बेटा (हमेशा) अपने सलफ़ सालिह़ीन की पैरवी किया करता है।

लेकिन इस मौजूदा पौद ने अपने आबाओ अज्दाद की एतिक़ादी रविश से हट कर यह साबित कर दिया है कि यह अपने अस्लाफ़ की नेक नामी की अ़लम बर्दार नहीं बल्कि –बद क़िस्मती से– बदनामिये आबाओ अज्दाद की मुर्तकिब होरही है। और यह 'शरीफ़ुत्तबा आज़ाद बेटे' का किरदार अदा नहीं कर रही बल्कि किसी और की ग़ुलामी' का क़लादा गुलू गीर करके ख़सेरद्दुनिया वल आख़िरह का मिस्दाक़ हुई जाती है, और ह़रीमे इ़ज़्ज़ते ख़ान्दानी के पाक दामन पर सियाही का धब्बा बनती जारही है। आज जो ख़ानवादए अ़ब्बासिया के ह़ामिल और वाबिस्तगान हैं, उनके तो अपने मूरिसे आला ख़लीफ़ा मंसूर अ़ब्बासी का वह क़ौल याद रखना चाहिये जो उसने यह़या बिन ख़ालिद बरमकी की जबीने सआ़दत पर आसारे अर्जमन्दी व बलन्दी देख कर कहा था:

ولد الآباء أبناء وولد خالد بن برمك آباء . (1/22:किताबुल अज़्किया)

यानी और लोगों की औलादें तो बेटे कहे जाने की मुस्तह़िक़

है, लेकिन ख़ालिद बिन बरमक का बेटा बाप कहे जाने के लाइक़ है।

खुदा इसे तौफ़ीक़े ख़ैर से नवाज़े, और अस्लाफ़ के उसी शजरे साया दार से वाबिस्ता रहने नीज़ अपने रौशनो ताबिन्दा माज़ी से मर्बूत़ होने की हिम्मत व जुर्अत बख़्शे। आमीन यारब्बल आ़लमीन।

अख़ीर में अ़ज़मतो तारीख़े चिरैयाकोट के ताबिन्दा माज़ी का एक धुन्दला सा नक़्शा खींचते हुए इस किताब को ख़त्म कर रहा हूँ:

ऐ चिरैयाकोट ! ऐ गेतिये मा!!

चिरैयाकोट! ऐ मेरे प्यारे वत़न! ऐ अहले इ़ल्म की नाज़ प्रवर्दा बस्ती! ज़रा पीछे हट और इतना पीछे कि हमें वह समाँ सर की आँखों नज़र आजाए जब फ़ातेहे चिरैयाकोट ह़ज़रत क़ाज़ी मख़दूम शाह इस्माई़ल अ़ब्बासी ने इस बस्ती को अपनी तशरीफ़ आवरी से एज़ाज़ो शरफ़ बख़्शा था।

हाँ! ऐ मेरे वत़न! अपने औजो उ़रूज के ज़माने से जा मिल और हमें एक नज़र वह मंज़र दिखादे वह ग़ाज़ियों के घोड़ों की हिनहिनाहट ---- वह उनके टापों की सदाएँ ---- वह नारए तकबीर की बाज़ गश्त ---- वह दामने गर्द चीर कर मुजाहिदीन के गिरोह का बात़िल को पामाल करके आगे बढ़ आना ---- चिरैयाकोट में पड़ाव डालना ---- वह उनके ग़ाज़ियाना वलवले ---- वह उनका अ़र्बी व फ़ार्सी लबो लेहजा ---- और वह मुस्लिम निबरद आज़माओं की छावनी ---- वह शैख़ मुह़म्मद अ़ब्बासी चिरैयाकोटी के फ़लक बोस मदरसे की फ़सीलें ---- वह क़ाज़ी मुह़म्मद पनाह चिरैयाकोटी की शाहाना शौकत के दिल फ़रेब मनाज़िर ---- वह नवाब मौलाना ह़ातिम ख़ान सिद्दीक़ी की सख़ावतो दरिया दिली की मिसालें ---- वह मौलाना अह़मद अ़ली अ़ब्बासी की साइन्सी दरियाफ़्तों के जलवे ---- वह क़ाज़ी इ़नायत हुसैन अ़ब्बासी चिरैयाकोटी के फ़िक़्हो तसव्वुफ़ से मामूर रूह़ प्रवर ज़मज़मे ---- वह मौलाना फ़ारूक़ चिरैयाकोटी की दानिश गाहे इ़ल्मो ह़िकमत के नज़ारे ---- वह मौलाना इ़नायत रसूल चिरैयाकोटी के फ़ज़्लो कमाल की कहकशाएँ ---- वह अबुल जमाल मौलाना अह़मद मुकर्रम अ़ब्बासी का इ़ल्मी जाहो जलाल ---- खुदा के लिये हमें भी यह समाँ एक नज़र दिखादे!।

मगर आह ऐ ज़माने! ऐ गर्दिशे अय्याम! हम जानते हैं कि तू अब न तो वह ताबिन्दा अ़हद वापस ला सकता है और न वह इल्मी रिवायतें हमें दोबारा बख़्श सकता है ---- अच्छा यह नहीं तो इस दौरे इदबारो तनज़्ज़ुल में अपनी ह़ालत का हमें सही एह़सास ही इनायत कर!!!।

हम इस उजड़े हुए गुलिस्तान का मर्सिया और अपने दर्दो कर्ब का फ़साना किसी बुलबुले नालाँ और फ़ाख़्तए दिल गिरिफ़्ता की त़रह़ यहाँ की ज़रखे़ज़ मिट्टी से उठने वाले एक अ़ज़ीम जयाले अबुल मआ़नी मौलाना मुह़म्मद मुबीन कैफ़ी अ़ब्बासी के हम ज़बान होकर अपने मालिको मौला के हुज़ूर मुनाजाती रंग में यूँ पेश कर रहे हैं

या रब दिले मुर्दा को एज़ाज़े मसीह़ा दे
जो सुब्ह़ से पहले ही इस ख़्वाब से चौंका दे
फिर साज़िशे पिन्हाँ में तासीर इनायत कर
फिर रूह़ को गरमादे फिर क़ल्ब को तड़पा दे
हाँ पहलूवे बिस्मिल को फिर दर्द भरा दिल दे
फिर क़ैसे मह़ब्ब्त को बेताबिये लैला दे
फिर उम्मते वह़शी को इस्लाम की उल्फ़त दे
आहूवे रमीदा को फिर वुस्अ़ते सह़रा दे
हम पास तेरे पहुँचें बचते हुए ठोकर से
हाँ इल्म का मिश्अ़ल दे फिर दीदए बीना दे
फिर मुस्लिमे बेकस को सर गरमे इनायत कर
फिर ख़ाक के ज़र्रे की तक़्दीर को चमका दे(1)

खुदा वन्दे आ़लम' अहले चिरैयाकोट पर ख़ास्सुल ख़ास करम फ़रमाए। हमें उ़लमाए चिरैयाकोट के मिन्हाजो खुतूत़ पर चलने, और अल्लाह व रसूल को राज़ी व खुश करने का काम करने की तौफ़ीक़ मरह़मत करे, और चिरैयाकोट के इत्तेह़ादो इत्तेफ़ाक़ की फ़ज़ा को इफ़्तिराक़ो इन्तिशार के तकद्दुर से मह़फ़ूज़ो मामून रखे। आमीन यारब्बल आ़लमीन बेजाहि सय्यदिल मुर्सलीन अ़लैहि वआलिही अफ़ज़लुस्सलातु व अकरामुत्तस्लीम।

---

(1) माहनामा अलइल्म, जिल्द1, शुमारा4, अगस्त1916ईस्वी। स245। इब्राहीमिया प्रेस, आज़मगढ़।

दबिस्ताने चिरैयाकोट से वाबिस्ता उ़लमा क
अ़क़ाइदो मामूलात की चश्म कुशा सरगुज़िश्त
उ़लमाए चिरैयाकोट
अफ़कार व नज़रियात के आइने में
तालीफ़ व तहक़ीक़
मुहम्मद अफ़रोज़ क़ादिरी चिरैयाकोटी
दल्लास यूनिवर सिटी, कैपटाउन, साउथ अफ़्रीक़ा
नाशिर
नौजवानाने अहले सुन्नत व जमाअ़त
चिरैयाकोट, मऊ, यू०पी० - २७६१२९